ماہنامہ
جہدِ حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

HRCP

Monthly JUHD-E-HAQ - October-2018 - Registered No. CPL-13

جلدنمبر25......شمارہ نمبر10 ...... اکتوبر 2018

بچوں کی حالتِ زار ریاستی توجہ کی منتظر

ملتان، 11 نومبر 2018: جنوبی پنجاب میں ’’غیرت کے نام پر جرائم کے انداز‘‘ پر اجلاس

اسلام آباد، 15 نومبر 2018: ’’مغربی خیبر پختونخوا میں خواتین کے حقوق کی قومی دھارے میں شمولیت‘‘ پر اجلاس

اسلام آباد، 15 نومبر 2018: ’’صنفی مساوات: خیبر پختونخوا میں خواتین کے فیصلہ سازی کے اختیار کو مستحکم کرنا‘‘ پر اجلاس

ایچ آر سی پی نے 'بچوں کے عالمی دن' کے موقع پر اسکولوں میں جنسی زیادتی سے متعلق آگہی کے موضوع پر مختلف شہروں میں اجلاس منعقد کیے

سکھر، 19 نومبر 2018: انسانی حقوق کے محافظین کے لیے ڈیجیٹل سکیورٹی تربیتی ورکشاپ کا انعقاد

حیدرآباد، 22 اکتوبر 2018: سندھ میں جبری تبدیلی مذہب کے حوالے سے مذہبی اقلیتوں کے حقوق کی صورتِ حال پر اجلاس

کراچی، 24 اکتوبر 2018: ''مقامی حکومت میں مذہبی اقلیتوں اور خواتین کا کردار'' پر اجلاس

فہرست

پریس ریلیزیں	3
آزادئ اظہار کا پہلا قانون	5
پاک چین دوستی اور خفت کی چاشنی	6
عورتیں	7
بچے	9
انتہاپسندی کے سدِ باب کا ریاستی عزم	10
نیب کی شکایت حکومت سے یا سپریم کورٹ سے؟	11
تعلیم کا مسئلہ بھی حل ہوسکتا ہے	17
تعلیم	19
صحت	20
خودکشی کے واقعات	21
قانون نافذ کرنے والے ادارے	27

یورپی یونین کو حکومت پاکستان کے ساتھ ملاقات کے دوران انسانی حقوق کی بہتری پر زور دینا چاہیے

ایف آئی ڈی ایچ اور اس کی رکن تنظیموں، اور پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے آج کہا ہے کہ یورپی یونین (ای یو) کو آئندہ دنوں حکومت پاکستان کے ساتھ انسانی حقوق سے متعلق ہونے والی بات چیت کے دوران ملک کی نئی حکومت پر زور دینا چاہئے کہ وہ انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ٹھوس اصلاحات کرے۔

ایف آئی ڈی ایچ اور ایچ آر سی پی نے یہ مطالبہ ایک ایسے وقت میں کیا ہے جب نظم ونسق اور انسانی حقوق سے متعلق ای یو پاکستان جوائنٹ کمیشن کا سب گروپ پاکستان کا دورہ کرنے والا ہے۔ یہ ملاقات 13 نومبر 2018ء کو اسلام آباد میں طے ہے۔ اس حوالے سے دو تنظیموں نے اپنا مشترکہ بریفنگ نوٹ جاری کیا ہے جس میں جوائنٹ کمیشن کے اکتوبر 2017ء کو ہونے والے گزشتہ دورے سے اب تک انسانی حقوق کے اہم مسائل کی تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔

ایف آئی ڈی ایچ کے نائب صدر عدیل الرحمان کا کہنا ہے کہ 'پاکستان میں انسانی حقوق کی پامالی خطرناک رفتار سے جاری ہے اور مجرموں کو سزا سے استثنا حاصل ہے۔ ای یو کو اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ پاکستان کو انسانی حقوق سے متعلق جن مسائل کا سامنا ہے انہیں ایک جامع طریقے سے حل کیا جائے اور بہتری کے لیے واضح معیار مقرر کیے جائیں۔'

بریفنگ نوٹ میں اس بات پر تشویش کا اظہار کیا گیا ہے کہ ملک بھر کے پولنگ اسٹیشنوں پر فوج کی بڑی تعداد میں موجودگی کے باعث جولائی 2018ء کے انتخابات متاثر ہوئے اور یہ کہ انتخابی نتائج کی تشہیر میں غیر معمولی تاخیر سے انتخابی عمل پر اثر انداز ہونے کے تاثر کو تقویت ملی۔

پاکستان پھانسیاں اور سزائے موت دینے والے سرفہرست ممالک میں سے ایک ہے۔ یکم جنوری سے 15 اکتوبر 2018ء کے دوران 124 افراد کو موت کی سزا سنائی گئی جب کہ کم از کم 10 لوگوں کو پھانسی دی گئی۔ اکتوبر 2018ء تک، کم از کم 4688 قیدی سزائے موت کے منتظر تھے۔ پاکستان میں جبری گمشدگیوں کے واقعات اب بھی بڑی تعداد میں رپورٹ ہو رہے ہیں۔ صرف اگست 2018ء میں، حکومت کی جانب سے نامزد کردہ جبری گمشدگیوں سے متعلق تحقیقاتی کمیشن نے 59 نئے کیسز کی اطلاع دی جبکہ اس حوالے سے ہونے والی تحقیقات اور قانونی کارروائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ عام شہریوں کا فوجی اور انسداد دہشت گردی کی عدالتوں میں ٹرائل ایک معمول بن چکا ہے۔ ایسی قانونی کارروائیاں شفاف ٹرائل کے بین الاقوامی معیارات کے منافی ہیں۔

دریں اثنا، سول سوسائٹی، انسانی حقوق کے محافظین (ایچ آر ڈیز)، اور میڈیا کو دھمکیوں اور ہراسانی کا مسلسل سامنا ہے۔ گزشتہ ایک برس کے دوران متعدد صحافیوں کو اغواء کیا گیا اور ایسے واقعات میں ملوث افراد کو سزا سے مکمل استثنا حاصل رہا۔ میڈیا کے متعدد اداروں کو بندش اور سنسر شپ کے خطرے کا سامنا رہا۔ سابقہ انتظامیہ کی طرح نئی حکومت نے بھی بین الاقوامی امدادی تنظیموں کے خلاف کریک ڈاؤن جاری رکھا ہوا ہے۔ اکتوبر 2018ء کے شروع میں، حکومت نے 18 بین الاقوامی امدادی تنظیموں کو اپنے آپریشن بند کرنے اور ملک چھوڑنے کا حکم دیا۔

'پاکستان کو متعدد چیلنجوں کا سامنا ہے لیکن کوئی بھی چیلنج ریاست کی سرپرستی میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور مجرموں کو حاصل سزا سے استثنا سے بڑا نہیں ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ حکومت ان لوگوں کو قانون کے کٹہرے میں لاتے ہوئے جنھوں نے سپریم کورٹ کی جانب سے توہین مذہب کے مقدمے میں آسیہ بی بی کی سزا ختم کیے جانے کے بعد ان کے خلاف تشدد کی دھمکی دی تھی، اور انہیں اور ان کے خاندان کو تحفظ فراہم کرتے ہوئے انسانی حقوق کے تحفظ کو ترجیح دے۔

ایف آئی ڈی ایچ اور ایچ آر سی پی یورپی یونین سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ تشدد اور ناروا سلوک کا شکار خواتین اور بچوں، جنھیں حکومت نے نظر انداز کر رکھا ہے، کے حقوق کے تحفظ سے متعلق اہم مسائل کے علاوہ ہم جنس پرست خواتین، ہم جنس مردوں، مخنثوں، اور خواجہ سراؤں کے حقوق سے متعلق مسائل کو اجاگر کرے۔ مشترکہ بریفنگ نوٹ مبہم قوانین جیسے کہ ضابطہ فوجداری کا آرٹیکل 295(c) اور الیکٹرانک جرائم کی روک تھام کا ایکٹ، پر نظر ثانی کی ضرورت کی بھی نشاندہی کرتا ہے، تاکہ مذہب یا عقیدے کی آزادی کے حق اور آزادی اظہار رائے کے حق کا تحفظ کیا جا سکے۔ یہ مطالبات نومبر 2017ء میں پاکستان کے تیسرے سلسلہ وار جائزے کے دوران یورپی یونین کی رکن ریاستوں کی جانب سے پیش کی گئیں سفارشات کے عین مطابق ہیں۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 12 نومبر 2018]

ایچ آر سی پی کو ادب کی عظیم ہستی فہمیدہ ریاض کی وفات پر شدید دکھ ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) ممتاز شاعر، مفکر اور کارکن فہمیدہ ریاض کے انتقال پر انتہائی غمزدہ ہے۔ آج جاری ہونے والے ایک بیان میں، ایچ آر سی پی نے کہا کہ محترمہ ریاض انسانی حقوق کی محافظ تھیں جن کی تحریریں ہمیشہ روایتی ادب کی حدود سے بالاتر رہیں۔ عورتوں کے حقوق کے ساتھ ان کی دلی وابستگی ان کی شاعری کا اہم حصہ تھی۔ انہوں نے پاکستان میں عورتوں کو آواز اور ادب میں جو جگہ دی اس کی کم ہی مثالیں ملتی ہیں۔

تحریک نسواں کے لیے ان کی بیش بہا خدمات کے علاوہ، محترمہ ریاض کو ایک ایسی شخصیت کے طور پر یاد رکھا جائے گا جو جنرل ضیاء الحق کے ظالمانہ طرز حکومت کے خلاف کھڑی ہوئیں۔ وہ جمہوریت اور آزادی اظہار رائے کی بقاء سے لیکر محروم طبقات کے تحفظ تک، انسانی حقوق کی تمام اقدار کے فروغ کے لیے پیش پیش رہیں۔ انہوں نے ہراسگی، فحاشی اور حتی کہ بغاوت کے الزامات کے سامنے جھکنے سے انکار کیا جو کہ ہم سب کے لیے اخلاقی جرات کی ایک نمایاں مثال ہے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔22 نومبر 2018]

کراچی میں تجاوزات کے خلاف مہم غریبوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے مترادف ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو کراچی کے علاقے صدر میں تجاوزات کے خلاف جاری مہم کے انسانی اثرات کے بارے میں سخت تشویش ہے۔ آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے کہا کہ 'شہری منصوبہ بندی میں لوگوں کے روزگار کے بنیادی حق کو ہمیشہ ترجیح دی جانی چاہیے۔ دکانداروں کو جس وسیع پیمانے پر صدر کے علاقے سے بے دخل کیا جا رہا ہے اس نے کم آمدن والے ہزاروں خاندانوں کو تقریباً فوری غربت کے خطرے سے دوچار کر دیا ہے، جو منصوبہ بندی و ترقی سے متعلق پالیسی بنانے والوں کے لیے ایک لمحہ فکریہ ہونا چاہیے۔

'اس علاقے میں دکانداروں اور ریڑھی بانوں کو جاری کیے گئے نوٹس، اور معاوضے کی پیشکشیں، جو اطلاعات کے مطابق بے دخلی کے بعد کی گئیں، انتہائی ناکافی ہیں جس کی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ ان کارروائیوں میں اس حقیقت کو مدنظر نہیں رکھا گیا کہ چھوٹے کاروباروں کو، خاص طور پر شدید غیر یقینی معاشی صورتحال میں، مستحکم ہونے میں وقت لگتا ہے۔ علاوہ ازیں، شہر کے اپنے ورثے کے تحفظ کے حق کی اتنی محدود تعریف نہیں کی جانی چاہئے کہ یہ کراچی کے ان غریب اور کمزور افراد کو خارج کر دے جن کے لیے صدر گزشتہ 50 سے زائد سالوں سے کم خرچ اور بے ساختہ ثقافتی ورثے کا مرکز رہا ہے۔

'ایچ آر سی پی کراچی کے پالیسی سازوں اور منصوبہ سازوں پر زور دیتا ہے کہ وہ بہتر معاوضے اور بحالی نو کے منصوبے پر عمل درآمد کریں، اس بات کو یقینی بنائیں کہ متاثرہ خاندانوں کو محض آبادکاری کے اعداد و شمار کے طور پر ظالمانہ سلوک کا نشانہ نہ بنایا جائے، اور یہ کہ ان کی انفرادی ضروریات کی نشاندہی کی جائے اور انہیں پورا کیا جائے۔ علاوہ ازیں، ریاست کو شہری منصوبہ بندی کے حوالے سے ایک زیادہ منصفانہ حکمت عملی اپنانے پر توجہ دینی چاہئے، ایک ایسی حکمت عملی جو غریب کی معاشی، سماجی اور ثقافتی ضروریات کو کسی بھی شہری کی باعث تقسیم بحالی پر ترجیح دے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔23 نومبر 2018]

ایچ آر سی پی نے بین العقائد قومی ورکنگ گروپ تشکیل دیا ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق نے حال ہی میں بین العقائد قومی ورکنگ گروپ تشکیل دیا ہے۔ کمیشن کا یہ اقدام مذہبی اقلیتوں کے لیے ایڈووکیسی و قانونی امداد کے لیے ایچ آر سی پی کے پہلے سے جاری ایک پراجیکٹ کا حصہ ہے۔

اسلام آباد میں گروپ کے افتتاحی اجلاس میں آج جاری ہونے والے ایک بیان، ایچ آر سی پی نے اپنے اس دعوے کا ایک بار پھر اظہار کیا ہے کہ 'مذہب اور عقیدے کی آزادی کمیشن کا اہم حصہ ہے۔ بین العقائد قومی ورکنگ گروپ میں ملک میں بسنے والے مختلف عقائد کی نمائندگی ہے۔ یہ پلیٹ فارم عقائد کے مابین گفت و شنید کا اہتمام کرے گا اور مذہبی اقلیتوں کے بنیادی حقوق کے تحفظ کے لیے ایڈووکیسی کرے گا، معاشرے میں آگاہی پھیلائے گا اور دیگر ضروری اقدامات اٹھائے گا۔

'سیاسی نمائندوں سمیت مقامی اور صوبائی سطح پر متعلقہ فریقین کے ساتھ باقاعدہ رابطوں کے علاوہ، یہ گروپ ملک بھر میں مقامی حقائق اور ضروریات کی بنیاد پر مذہب اور عقیدے کی آزادی کی نگرانی اور فروغ کے لیے فیکٹ فائنڈنگ مشنوں کا اہتمام بھی کرے گا۔ صرف اس برس کے دوران مذہب کی بنیاد پر ہونے والے تشدد خاص طور پر مسیحیوں، احمدیوں اور شیعہ ہزارہ کی ایذا رسانی کا جائزہ لیں تو یہ کہا جا سکتا ہے پالیسی سازوں اور سول سوسائٹی کو مذہب اور عقیدے کی آزادی پر پہلے سے بھی زیادہ جرات مندانہ اور پرعزم مئوقف اپنانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے، ورکنگ گروپ اپنے اخذ کردہ حقائق اور سفارشات کے ذریعے پالیسی سازی کی سطح پر ہونیوالی بحث کی رہنمائی کرتا رہے گا اور معاشرے میں تمام عقائد کی شمولیت اور رواداری کی مشترکہ اقدار کو مضبوط کرے گا۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔25 ستمبر 2018]

انسانی حقوق کے محافظین کی نقل و حرکت کی آزادی پر من مانی پابندیوں کا سلسلہ ترک کیا جائے

اگرچہ عدالت نے انسانی حقوق کی کارکن گلالئی اسماعیل کو ضمانت پر رہا کر دیا ہے تاہم پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو اس بات پر سخت تشویش ہے کہ ان کا نام اب بھی ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) پر موجود ہے اور ان کی سفری دستاویزات ضبط کر لی گئی ہیں۔ انسانی حقوق کی بین الاقوامی سطح پر جانی جانے والی محترمہ گلالئی سمیت پشتون تحفظ موومنٹ (پی ٹی ایم) کے خلاف 19 اگست کو ایک ایف آئی آر درج کی گئی تھی اور اسی بناء پر انہیں 12 اکتوبر کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے صوابی میں مبینہ طور پر ایک جلسے میں شرکت کی تھی۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں، ایچ آر سی پی نے اپنے اس موقف کو پھر سے دہرایا ہے کہ 'نقل و حرکت کی آزادی بین الاقوامی طور پر تسلیم شدہ بنیادی حق ہے۔ محترمہ گلالئی نے الزام عائد کیا ہے کہ ای سی ایل میں ان کا نام 'ریاست مخالف سرگرمیوں' میں شرکت کرنے کی بناء پر ڈالا گیا۔ یہ انسانی حقوق کے محافظین، خاص طور پر پی ٹی ایم سے وابستہ افراد کے لیے ایک موثر لیبل بن چکا ہے۔ پرامن اختلاف رائے کے حق پر تواتر کے ساتھ 'ریاست مخالف' کا لیبل نہیں لگایا جانا چاہئے، خاص طور پر اس وقت جب اس کا مقصد 'تکلیف دہ' حقائق کو منظر عام پر لانا ہو۔'

ایچ آر سی پی حکام سے مطالبہ کرتا ہے کہ محترمہ گلالئی کی نقل و حرکت کی آزادی اور ان کی دیگر حقوق پر عائد تمام پابندیاں اٹھائی جائیں، اور پاکستان میں انسانی حقوق کے محافظین کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کے لیے ای سی ایل کو ایک من مانے اور سیاسی محرکات کے حامل آلے کے طور پر استعمال کرنے سے گریز کیا جائے۔

[پریس ریلیز۔لاہور۔26 اکتوبر 2018]

خاشقجی پر حکومت کا مئوقف قابل افسوس ہے

استنبول میں سعودی قونصلیٹ میں صحافی جمال خاشقجی کے مبینہ بہیمانہ قتل سے متعلق سامنے آنے والی تفصیلات کے تناظر میں، حکومت پاکستان اس واقعہ پر مناسب مئوقف اپنانے میں ناکام رہی ہے جو کہ ایک افسوسناک امر ہے۔

آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے کہا کہ اسے ریاض میں سرمایہ کاری کانفرنس میں شرکت کرنے کے وزیراعظم کے فیصلے پر بھی شدید تحفظات ہیں۔ اس فیصلے نے بہت سے لوگوں کے جذبات کو نظرانداز کیا ہے۔ مسٹر خاشقجی کے قتل کے پر عالمی کمیونٹی کے غم و غصہ سے ہٹ کر بھی دیکھیں تو یہاں ایک اخلاقی اصول کی بقا کا مسئلہ ہے: اختلاف رائے اور اظہار کی آزادی کو تجارتی مفادات کی بھینٹ نہیں چڑھایا جانا چاہیے۔

'ایسے حالات میں جب پاکستانی میڈیا صحافت کی آزادی پر غیر اعلانیہ پابندیوں کی کا شکار ہے، ایچ آر سی پی کا خیال ہے کہ حکومت کو خاشقجی کے معاملے میں زیادہ واضح مئوقف اپنانا چاہیے تھا۔ دفتر خارجہ کی طرف سے صرف یہ بیان کہ "مناسب ہے کہ تحقیقات کے نتائج آنے تک انتظار کیا جائے"، نہ صرف آزادی اظہار جیسے آئینی اصول بلکہ صحافیوں کے تحفظ سے بھی لاتعلقی کا غماز ہے جو کہ ایک تکلیف دہ امر ہے۔'

[پریس ریلیز۔لاہور۔22 اکتوبر 2018]

آزادیٔ اظہار کا پہلا قانون

زاہدہ حنا

2 نومبر کا دن، دنیا میں صحافیوں کے خلاف ہونے والے جرائم سے عافیت کے بین الاقوامی دن کے طور پر منایا جاتا ہے۔ چین، روس اور مصر میں بہت سے صحافی (ان میں چند ادیبوں کو بھی شامل کر لیجیے) پسِ دیوارِ زنداں ہیں، لیکن دلچسپ بات یہ ہے کہ ان تین ملکوں میں قید صحافیوں کی تعداد سے کہیں زیادہ ایک برادر ملک کے زندانی ہیں، اس کے باوجود اسی ملک کے سربراہ جمال خاشقجی کے قتل پر سب سے زیادہ برافروختہ ہیں اور بڑھ چڑھ کر بیان دے رہے ہیں۔

اب سے کچھ عرصہ پہلے تک صحافت ایک قابل تکریم اور بڑی حد تک محفوظ پیشہ سمجھا جاتا تھا، ہندوستان کی تحریک آزادی کے دوران بڑے بڑے جید صحافی گرفتار ہوتے تھے، جیل کاٹتے تھے، ان کے اخبار جن چھاپہ خانوں سے شائع ہوتے تھے، وہ بحق سرکار ضبط ہوتے تھے اور جرمانہ ادا کرکے ان چھاپہ خانوں کی ''رہائی'' ہوتی تھی، لیکن ایسا شاذ و نادر ہوتا تھا کہ کسی صحافی کی جان سچ لکھنے کی پاداش میں چلی جائے۔

اب یہ ہمارے برصغیر کا ہی نہیں، ساری دنیا کا چلن ہے۔ بطور خاص تیسری دنیا میں یہ حکومتوں کا وتیرہ ہو چکا ہے کہ جس صحافی کی لکھت پسند نہ آئے، اسے غائب کردو، جیل میں ڈال دو یا قتل کردو۔ بہتوں کے گلے میں ''غدارِ وطن'' کا تمغہ بھی ڈال دیا جاتا ہے۔

2 نومبر 2018ء سے ایک دن پہلے امریکا میں قائم ''فریڈم ہاؤس'' نے آزادیٔ صحافت کے بارے میں جو سالانہ رپورٹ جاری کی ہے، اس میں انٹرنیٹ کے استعمال کے حوالے سے پاکستان کا نام مسلسل زوال پذیر ہے۔ انٹرنیٹ کے آزادانہ استعمال کے حوالے سے پاکستان کی صورت حال خراب ہے اور اسے 100 میں سے 73 ویں نمبر پر رکھا گیا ہے۔

''قومی سلامتی'' کے نام پر انٹرنیٹ کی سہولتوں پر پابندی عائد کی جاتی ہے۔ فاٹا اور بلوچستان کے علاقے میں یہ بات عام ہے۔ سیاسی ویب سائٹس، آزادانہ خبریں اور تبصرے دینے والی ویب سائٹس پر پابندی کے خلاف احتجاج کیا جارہا ہے۔ آزادیٔ صحافت کا حال پوری دنیا میں دگرگوں ہے۔ یونیسکو کا کہنا ہے کہ 2016ء اور 2017ء کے درمیان 182 صحافی قتل کیے جاچکے ہیں اور ان کی سب سے زیادہ تعداد ایشیا اور پیسفک علاقوں سے تعلق رکھتی تھی۔

تاریخ ہمیں پریشان کردیتی ہے۔ مثال کے طور پر سوئیڈن کو لیجیے۔ مغربی یورپ کا ایک چھوٹا سا ملک فن لینڈ، ڈنمارک اور ناروے سے جڑا ہوا۔ جمہوری اصولوں پر اپنے ملک کی بنیادیں استوار کرتا ہوا۔ 15 ویں صدی میں مشینی چھاپہ خانے کی ایجاد نے علوم وفنون کو اس تیزی سے پھیلایا تھا کہ یورپ کسی اور انداز سے سوچنے لگا تھا۔ 1644ء میں دنیا کا عظیم شاعر ملٹن تحریر کی آزادی کا کھلم کھلا حامی ہو چکا تھا اور یہ اسی کے خیالات کے اثرات تھے جنھوں نے 2 دسمبر 1766ء کو سوئیڈن کی پارلیمنٹ سے آزادیٔ اظہار کی حفاظت کے لیے قانون منظور کرایا تھا۔ دنیا کا پہلا قانون جس نے آزادیٔ تحریر کی بات کی۔

ملٹن نے 1644ء میں Aeropagitica لکھی تھی۔ اس نے کتابوں کی اشاعت سے پہلے ان کے سنسر کیے جانے کی سخت مخالفت کی تھی۔ کننگھم کا کہنا ہے کہ اس پمفلٹ میں بجا طور پر آزادیٔ تحریر کے حق میں پہلا پُر زور اصرار ہے۔ یہ دراصل ملٹن کی وہ تقریر ہے جو اس نے برطانوی پارلیمنٹ میں کی تھی۔ وہ کہتا ہے کہ سنسر کے ذریعے ایک اچھی کتاب کا قتل، ایک انسان کے قتل سے کم نہیں۔

یہ بھی تاریخ کی ستم ظریفی ہے کہ برطانیہ کے شاہ چارلس دوم کے عہد میں ملٹن کی دو کتابیں جلادی گئیں۔ وہ کہتا ہے کہ ہمیں چھپے ہوئے لفظوں کو پڑھنے کی آزادی ہونی چاہیے۔ وہ انجیل مقدس کی مثال دیتا ہے جس میں خدا نے آدم و حوا کو یہ آزادی بخشی کہ وہ شجرِ ممنوع کو چکھیں۔ اسی تسلسل میں وہ یہ بھی کہتا ہے کہ عقل و دانش کا تقاضا ہے کہ انسان دو معاملات میں سے کسی ایک کا انتخاب کرے۔

شاہ ہنری ہشتم کے زمانے میں کتابوں کی چھپائی پر شاہی کنٹرول عائد کیا گیا۔ یہ اپریل 1638ء تھا جب ایک سیاسی کارکن لل برن نے انگلستان میں وہ کتابیں درآمد کیں جو بادشاہ وقت کے خیال میں فساد انگیز تھیں۔ یہ کتابیں بحق سرکار ضبط ہوئیں۔ اس پر 500 پونڈ کا جرمانہ عائد ہوا اور 2 میل کے فاصلے تک لل برن کو جیل یوں لے جایا گیا کہ اس کی پشت پر درے مارے جاتے رہے۔ اس ظالمانہ سزا کے خلاف ملٹن نے اپنا پمفلٹ لکھا اور اسے برطانوی پارلیمنٹ میں پیش کیا۔ 50 برس تک ملٹن کے ان خیالات پر کسی نے کان نہ دھرے، یہ 1695ء تھا جب انگلستان میں اخباروں اور کتابوں کی آزادانہ اشاعت کی اجازت ملی اور یہ ملٹن کے خیالات کا ثمر تھا۔

اگر ہم اپنی تاریخ کو پلٹ کر دیکھیں تو اس زمانے میں ہم پلاسی کی جنگ ہار چکے تھے۔ 1644ء میں ملٹن آزادی تحریر کے حق میں کتابچہ لکھ رہا تھا۔ 1632ء میں شاہجہاں مغلوں کی رواداری کے اصولوں کو روندرہا تھا اور مندروں کو تہس نہس کررہا تھا۔ 1644ء میں برٹش ایسٹ انڈیا کمپنی مدراس (چنائی) میں قلعہ سینٹ جارج تعمیر کررہی تھی۔ آزاد ہندوستان کے پیروں کے لیے بیڑیوں کا اہتمام ہورہا تھا۔

یورپ اور ہندوستان کے مزاج کا فرق دیکھنا ہو تو ان معاملات کا تقابلی جائزہ لیجیے اور اس پر بھی نظر ڈال لیجیے کہ امریکی آئین تحریر کرنے والے پریس کی آزادی پر کس قدر اصرار کررہے تھے۔

موجودہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور چند دوسرے سیاستدان، صحافیوں کو کتنی ہی شدت سے ''عوام دشمن'' کہیں، لیکن امریکا، یورپ، ایشیا اور افریقا کے عوام جانتے ہیں کہ صحافی کس جرات سے سچ لکھ رہے ہیں اور کچھ اس کی سزا میں جان سے جارہے ہیں۔

27 اکتوبر کو دانشور اور صحافی رابرٹ فسک کی ایک تحریر شائع ہوئی ہے، خشوگی کے قتل اور آزادی تحریر پر ایک بھرپور طنزیہ تحریر، ہمارے آئی اے رحمان نے بھی آزادیٔ اظہار کا گلا گھونٹنے کے حوالے سے پہلی نومبر 2018ء کو ایک مضمون لکھا ہے جس میں پی ایم ایل (این) اور پی ٹی آئی دونوں کو ہی آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ صحافی دیکھ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ آزادیٔ صحافت، تحریر و تقریر کی بیباکی، کسی حکومت کو گوارا نہیں ہے۔ حکومت، اس کی ہو یا اُس کی، سب ہی اس کے خواہاں ہیں کہ لکھنے والوں کے قلم کو زنگ لگتا رہے اور ان کے سامنے رکھی ہوئی دوات عتاب کے خوف سے سوکھتی رہے۔ ایسے میں فیض صاحب یاد آتے ہیں:

اُدھر نہ دیکھو کہ جو بہادر
قلم کے یا تیغ کے دھنی تھے
جو عزم وہمت کے مدعی تھے
اب ان کے ہاتھوں میں صدقِ ایماں کی
آزمودہ پرانی تلوار مُڑ گئی ہے
جو کج کُلہ صاحبِ حشم تھے
جو اہلِ دستار محترم تھے
ہوس کے پُر پیچ راستوں میں
کُلہ کسی نے گرو ہے رکھ دی
کسی نے دستار بیچ دی ہے
اِدھر بھی دیکھو
جو اپنے رخشاں لہو کے دینار
مُفت بازار میں لُٹا کر
نظر سے اوجھل ہُوئے
اور اپنی لحد میں اس وقت تک غنی ہیں،
اُدھر بھی دیکھو
جو حرفِ حق کی صلیب پر اپنا تن سجا کر
جہاں سے رخصت ہوئے
اور اہلِ جہاں میں اِس وقت تک نبی ہیں

یہ پڑھتے ہوئے سوئیڈن کی پارلیمنٹ کے وہ اراکین یاد آتے ہیں جنھوں نے 2 دسمبر 1766ء کو آزادی تحریر اور آزادی اظہار کا قانون لکھا تھا، ہم ان میں سے کسی کا نام نہیں جانتے لیکن ان عظیم لوگوں کو جھک جھک کر سلام کرتے ہیں۔

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

پاک چین دوستی اور خفت کی چاشنی

امتیاز عالم

سی پیک منصوبوں پہ کیا دھول ہے جونہیں اُڑائی گئی تھی۔ ایک باقاعدہ مہم چلائی گئی تھی کہ بڑے بڑے منصوبوں میں بڑی بڑی کک بیکس اور کمیشن شامل تھے جن میں مبینہ طور پر شریف حکومت اور چینی کمپنیاں شامل تھیں۔ اپنا کاروباری مفاد نہ حاصل کر پانے والے وزیرِ تجارت تو اسے پانچ سالوں کے لیے ملتوی کرنے پہ بھی مصر تھے۔ اوپر سے امریکہ اور آئی ایم ایف نے خوب شور مچایا کہ وہ کیوں پوشیدہ چینی قرض چکائیں، جبکہ یہ ہمارے قرضوں کا فقط 6 فیصد ہے اور ادائیگیاں 2022 سے شروع ہونی ہیں۔

روڈ اینڈ بیلٹ کا وژن صدر شی جن پنگ نے 2013 میں پیش کیا تھا اور چین کی اُبھرتی اور پھیلتی معاشی طاقت کو دیکھتے ہوئے صدر زرداری نے چین کے تقریباً دو درجن دورے کیے تھے اور گوادر پورٹ کا ٹھیکہ سنگاپور کی ایک فرم سے لے کر چین کو دینے کا معاہدہ کیا تھا۔ ایران پاکستان بھارت گیس پائپ لائن کے منصوبے کے افتتاح کے ساتھ ساتھ مال کے بدلے مال اور مقامی کرنسیوں میں تجارت کی یادداشتیں بھی اُنہی کے دور کی تخلیق تھیں۔ پھر جب نواز شریف وزیراعظم بنے تو اُنہیں علاقائی تجارت و پیوستگی (Connectivity) کا اپنا خواب صدر شی کے روڈ اینڈ بیلٹ منصوبے (RBI) میں بازیاب ہوتا دکھائی پڑا۔ چونکہ پاکستان کو اس وقت بجلی کے عظیم بحران کا سامنا تھا اور نواز شریف کا بڑی شاہراہوں، بندرگاہوں اور ہوائی اڈوں کی مواصلاتی ترقی کا ماڈل اُن کے من میں مچل رہا تھا، لہٰذا شریف حکومت بجلی اور بنیادی مواصلاتی ڈھانچوں کی تیز بار آوری کی جانب لپکی اور چینی مدد سے یہ کام بہت تیزی سے تکمیل کی جانب رواں ہو گئے۔

دس ہزار میگاواٹ بجلی کے منصوبوں کی تکمیل کوئی چھوٹا کام نہ تھا اور بڑے بڑے مواصلاتی منصوبے تیزی سے تعمیر ہونے لگے۔ اوّلین باریابی کے منصوبوں پہ تقریباً 26 ارب ڈالرز کی سرمایہ کاری ہوئی یا مکمل ہونے کو ہے۔ کُل 60 ارب ڈالرز کے منصوبے تھے، جس کے دوسرے مرحلے کو حتمی شکل دی جا رہی تھی کہ ''تبدیلی'' کی حکومت آ گئی۔ جسے سابقہ حکومت کی کامیابیوں سے چڑ تھی اور وہ کسی نہ کسی طرح اپنی طُرم خانی کا اعتراف چاہتی تھی جس کے باعث سی پیک کے مستقبل پہ سوالات اُٹھ کھڑے ہوئے۔

بھلا ہو آرمی چیف جنرل باجوہ کا کہ مالیاتی بحران کو بھانپتے ہوئے پہلے وہ سعودی عرب گئے اور پھر چین جا کر بدگمانیوں کی صفائی اور آگے بڑھنے کی یقین دہانی کرا پائے۔ جونہی مالیاتی بحران میں پاکستان کی نازک نیّا نے ہچکولے کھانے شروع کیے تو پھر قومی قناعت کے جذبے سرد پڑے اور غیرت طاقِ نسیاں ہو گئی۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ فقیر کو کہاں چناؤ کی توفیق کے مصداق کاسہ گدائی ایسا پھیلا کہ پھیلتا ہی چلا گیا۔ اور لگا دھن برسنے۔ لیکن کوئی کیوں مفت کا تیل دے گا اور ڈالرز بھی۔ چھ ارب ڈالرز کا اُدھار جو قرضِ حسنہ ہے نہ برادرانہ سوغات۔ حوثی ملیشیا کے کسی کمانڈر کی ٹویٹ پہ صلح جوئی کا بوجھ اُٹھانے والوں نے ملاقات کی بھی تو یمن کی کٹھ پتلی حکومت کے سفیر سے۔ بڑا پڑاؤ بیجنگ میں تھا جس نے پاکستان کے نئے وزیراعظم کے پُرتپاک خیر مقدم کے لیے ہر طرف خیر مقدمی سرخ قالین بچھا دیئے۔

وزیراعظم عمران خان کے چین کے دورے کے اختتام پہ جو حاصل ہوا وہ یہ تھا کہ ''سی پیک کو پیچھے دھکیلنے کا کوئی منصوبہ نہیں''، اس وعدے کے ساتھ کہ ''پاکستان کو اپنے مالیاتی مسائل پہ قابو پانے کے لیے ضروری امداد فراہم کی جائے گی۔'' جس کے لیے ''مزید بات چیت کی ضرورت ہوگی۔'' (بحوالہ چینی نائب وزیرِ خارجہ) چینی وزیرِ خارجہ نے البتہ دونوں اطراف کے افسران کو یہ تلقین کی کہ اُنہیں ''اہم معاملات پہ احتیاط برتنی چاہیے۔'' لہٰذا ہم نے دیکھا کہ چھ ارب ڈالرز کے مبینہ پیکیج پہ وزیرِ خزانہ فقط اشاروں کنایوں میں یہ اظہار کر پائے کہ ادائیگیوں کے توازن میں 2 1 ارب ڈالرز کے خسارے کو پورا کر لیا گیا ہے۔

بیجنگ میں (بیگنگ نہیں) مبصرین نے ''نمو کے نئے نکات'' کے اضافے سے (جو غالباً وزیراعظم عمران خان کی عوامی خواہشوں کی تعمیل کے لیے شامل کیے گئے ہیں) سی پیک کی سماجی وانسانی شعبوں تک بڑھوتری کی نوید دی۔ مشترکہ اعلامیہ میں کسی شک وشبہ کے بغیر اعلان کیا گیا ہے کہ ''سی پیک کے مستقبل کے عزائم پہ پھر سے مکمل اتفاقِ رائے کیا گیا۔ جاری منصوبوں کی بروقت تکمیل اور اس کے امکانات کے بھرپور نتائج حاصل کرنے کے لیے سماجی شعبوں کی ترقی، روزگار کی فراہمی اور لوگوں کی حالتِ زار بہتر بنانے کے لیے صنعتی ترقی و صنعتی علاقوں کی تعمیر اور زراعت پر توجہ مرکوز کی جائے گی۔'' ایسا پاک چین دوستی، تعاون، اچھی ہمسائیگی کے معاہدے (جو عمران خان کے دھرنوں کے باعث ایک سال تاخیر سے وزیراعظم نواز شریف کی حکومت کے ساتھ 2015ء میں کیا گیا تھا) کی روشنی میں کیا جائے گا۔ دوطرفہ تجارتی معاہدے کا ازسرِ نو جائزہ لیا جائے گا اور پاکستان کی چین سے برآمدات دُگنی ہو جائیں گی۔

چینی تہذیب جو ''وسطی آسمانی سلطنت'' (Heavenly Kingdom Middle) کہلاتی ہے، ہمیشہ سے صلاح لینے اور مدد مانگنے والوں کے سرپرستِ شفقت رکھنے کی روایت رکھتی ہے، ''نئے پاکستان'' کے سوالیوں کے لیے کیوں بخیلی سے کام لیتی۔ عمران خان ایک عرصے سے غریبی اور کرپشن کے خاتمے کے لیے عوامی ترقی کے چینی ماڈل سے مستفید ہونے پہ اصرار کرتے رہے ہیں۔ عمران خان نے جب چینی قیادت سے رہنمائی اور مدد کی درخواست کی تو اُنہوں نے سی پیک کے دروازوں کو ''سماجی ومعاشی ترقی'' کے گروپ کی تشکیل سے انسانی ترقی کے لیے بھی کھول دیا۔ لہٰذا، جو ہوائی نعرے تھے اُن کو ٹھوس عملی صورت دینے کے لیے چینی قیادت نے آمادگی ظاہر کر دی ہے۔ ایک کروڑ روزگار ہو، لاکھوں بے گھروں کے لیے گھروں کی تعمیر، صحت و تعلیم اور تکنیکی اہلیت کی فراہمی، پینے کے صاف پانی اور غربت کے خاتمے کے لیے مختلف سماجی پروگراموں کی منصوبہ بندی ہوگی۔ دیکھتے ہیں کہ یہ آئندہ کیا صورت اختیار کرتے ہیں۔

اس وقت جب یہ سطور لکھی جا رہی ہیں بیجنگ میں ہمارے سیکرٹری خزانہ اور گورنر اسٹیٹ بنک ایک مالیاتی امداد اور مالی نظم و ضبط کے معاہدے کو ٹھوس صورت دے رہے ہیں۔ اگلے ماہ سی پیک کے دوسرے مرحلے کو آخری شکل دینے کے لیے بیجنگ میں ہی دوطرفہ اعلیٰ کمیٹی کا اجلاس ہونے جا رہا ہے جو اگلے مرحلے کی ابتدا ہوگا۔ سوال یہ ہے کہ آپ آئی ایم ایف کے ساتھ اب مذاکرات کیوں کر رہے ہیں جبکہ ادائیگیوں میں تو خسارے کا مسئلہ حل کر لیا گیا ہے۔ اور اگر کر رہے ہیں تو یہ پہلے سے کیسے مختلف ہوگا۔ یقیناً چین بھی چاہتا ہے کہ ہمارے بے مہار خرچوں اور کم آمدنی کی معیشت میں کوئی قابلِ عمل تبدیلی آئے۔ آخر ہم کب تک مانگے تانگے کے پیسوں سے ریاستی اللّے تللّے کا بھاری بھرکم بوجھ اُٹھاتے رہیں گے۔ مالی و مالیاتی عدم توازن اگلے برس پھر سر اُٹھائے گا تو پھر کیا کیا جائے گا؟

اصل سوال دست نگری کی مفت خور اور استحصالی معیشت کی بنیاد بدل کر ایک پیداواری، انسانی ترقی کی پائیدار معیشت و سماجی بنیاد کو مضبوط کرنے کا ہے۔ بدقسمتی سے چین کے ساتھ سی پیک کو بھی ہم من وسلویٰ کے طور پر لے رہے ہیں اور کسی حکومت نے کوئی تحقیق ومنصوبہ بندی نہیں کی کہ آخر ہم چین کی معاونت سے کیا چاہتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہم یہ تعین کریں کہ کس طرح اور کن شعبوں میں ہم چین سے کیا مدد لیں؟ میرے خیال میں وہ صرف دو شعبے ہیں۔ اوّل، انسانی ذرائع کی ترقی اور خود انحصار معاشی پیداواری بنیاد کی تعمیر جس میں محنت کش عوام کی براہ راست شرکت اور منفعت شامل ہو۔ گئے تو وزیراعظم چین خفت مٹانے اور لوٹے ہیں سماجی ترقی کی چاشنی کے ساتھ۔ سو ایک اچھی قلابازی مبارک ہو!۔ (بشکریہ: ہم سب)

عورتیں

ساس اور رشتے داروں کو شدید زخمی کر دیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ تفصیلات کے مطابق شوہر کے ظلم سے تنگ ماریہ بی بی کو میکے لیجانے کی کوشش پر قاسم علی نے ساتھیوں سے ملکر سسر محمد سلیم پر فائرنگ کردی تاہم وہ معجزانہ طور پر بچ گیا ،ملزمان نے ماریہ بی بی اور اس کی والدہ ودیگر رشتہ داروں کو تشدد کر کے زخمی کر دیا اور نقدی وطلائی زیورات چھین لئے ،صدر پولیس نے مقدمہ درج کر کے کارروائی شروع کردی ہے۔(اعجاز اقبال)

بہن کو ہراساں کرنے والا ملزم گرفتار

پشاور وفاقی تحقیقاتی ادارے (ایف آئی اے) کے شعبہ سائبر کرائم نے جعلی فیس بک اکاؤنٹ کے ذریعے سوتیلی بہن کو ہراساں اور بلیک میل کرنے والے بھائی ملزم کو گرفتار کر کے تفتیش شروع کردی ہے، پشاور کے رہائشی ذوالفقار نے ایف آئی اے سائبر ونگ کو درخواست دی تھی کہ اس کی بیٹی کو کوئی موبائل فون اور جعلی فیس بک آئی ڈی کے ذریعے ہراساں اور بلکی میل کر رہا ہے جس پر سائبر ونگ نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کی تو خاتون کو ہراساں کرنے والا اس کا سوتیلا بھائی رضا گل تھا۔ (روزنامہ آج)

بیٹی کے اغوا کا مقدمہ درج نہ کرنے پر لواحقین سراپا احتجاج

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ سندھیلیانوالی میں گاوں کے بااثر افراد نے غریب محنت کش کی جواں سالہ بیٹی سکینہ کو مبینہ طور پر اغواء کرلیا محنت کش نے بیٹی کے اغوا کے مقدمے کی درخواست تھانہ اروتی پولیس کو دی مگر 20 روز گزرنے کے باوجود اغوا کا مقدمہ درج نہ ہوسکا۔لواحقین نے الزام عائد کیا ہے کہ ایس ایچ او تھانہ اروتی ملزمان سے مبینہ سازباز ہے جس کی بنا پر مقدمہ درج نہیں کیا جارہا۔لواحقین نے تھانے کے باہر پولیس کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے اعلی حکام سے انصاف کا مطالبہ کیا ہے۔

(اعجاز اقبال)

شوہر نے بیوی کو قتل کر ڈالا

سوات 7 نومبرء کو ضلع کچہری سوات میں پیشی کیلئے آنے والی خاتون کو شوہر نے خنجر سے پے در پے وار کر کے بے دردی سے قتل کر دیا، خاتون کی چیخ و پکار اور پر ہجوم لوگوں کے علاوہ بھاری پولیس نفری کی موجودگی بھی مقتولہ کو نہ بچاسکی، ضلعی عدالتوں میں سخت سکیورٹی کے باوجود ممنوع اشیاء لے کر داخل ہونا سوالیہ نشان بن گیا، واقعات کے مطابق مینگورہ کے نواحی علاقہ کوکاری کے رہائشی ملزم عارف خان ولد فقیر شاہ کا مسماۃ (ع) دختر گل فروز کے ساتھ تنسیخ نکاح کا کیس چل رہا تھا اور دونوں پیشی کیلئے ضلعی عدالت کے احاطے میں موجود تھے کہ اس اثناء عارف نے مسماۃ (ع) کو دیکھتے ہی ایک بڑا خنجر نکالا اور پے در پے وار شروع کر دیئے، مقتولہ کی چیخ و پکار اور پولیس کی موجودگی بھی اسے نہ بچاسکی، مجروحہ کو فوری طبی امداد کیلئے ہسپتال لے جایا جارہا تھا کہ وہ راستے میں ہی دم توڑ گئی، مقامی لوگوں نے ملزم کو قابو کر کے پولیس کے حوالہ کر دیا، ادھر پولیس نفری اور عدالت کے گیٹ پر جامہ تلاشی کے باوجود ممنوع اشیاء کے ساتھ داخل ہونا پولیس سکیورٹی پر سوالیہ نشان بن گیا، پولیس کے مطابق مقتولہ کچھ ماہ قبل ایک شخص کے ساتھ فرار ہوئی تھی اور کئی ماہ تک گھر سے غائب تھی، بعد میں شوہر کے خلاف تنسیخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا تھا، دریں اثناء ضلع کچہری سیدو شریف میں عدالت میں پیشی کیلئے آنے والی خاتون کے قتل کے خلاف سوات کے وکلاء نے ہڑتال کی اور عدالتوں میں پیش نہیں ہوئے، سوات کا ریڈ زون سمجھی جانے والی ضلعی کچہری میں خاتون کا قتل پولیس سکیورٹی پر کئی سوال چھوڑ گیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

خاتون 'ہراساں' کیے جانے پر چلتی ٹیکسی سے کود گئیں

کراچی شارع فیصل پر آن لائن ٹیکسی کے ڈرائیور کی جانب سے مبینہ طور پر ہراساں کیے جانے پر خاتون چلتی کار سے کود گئیں۔سٹی پولیس اور ضلع جنوبی کے سینئر سپرنٹنڈنٹ پولیس (ایس ایس پی) ڈاکٹر سمیع اللہ سومرو نے بتایا کہ واقعہ صدر تھانے کی حدود میں شارع فیصل پر پیش آیا۔انہوں نے بتایا کہ پولیس نے خاتون کو ہراساں کرنے کے الزام میں آن لائن ٹیکسی سروس کے ڈرائیور کو گرفتار کرلیا۔سینئر پولیس افسر نے بتایا کہ خاتون نے مذکورہ ٹیکسی سروس گلشن اقبال سے حاصل کی تھی اور جب وہ ایک فائیو اسٹار ہوٹل کے سامنے پہنچی تو وہ کار سے کود گئیں۔انہوں نے بتایا کہ پولیس اطلاع ملتے ہی وقوعہ پر پہنچی، اور ڈرائیور اور خاتون کو تھانے میں منتقل کیا۔پولیس کے مطابق خاتون نے اپنے بیان میں الزام عائد کیا کہ ڈرائیور کی جانب سے ہراساں کیے جانے پر کار سے کود گئیں تھی تاہم انہیں چوٹیں نہیں آئیں۔دوسری جانب ڈرائیور نے تمام الزامات کو مسترد کیا ہے۔تاہم ایس ایس پی کا کہنا تھا کہ صدر پولیس نے خاتون کی شکایت پر پاکستان پینل کوڈ کی دفعہ 354 کے تحت واقعہ کا مقدمہ نمبر (272/2018) درج کرلیا۔علاوہ ازیں سوشل میڈیا پر سامنے آنے والی ویڈیوز میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کچھ لوگ شارع فیصل پر ایک گاڑی کو روک کر اس کے ڈرائیور کو باہر آنے کا کہہ رہے ہیں جبکہ ساتھ ہی متاثرہ خاتون بھی موجود ہیں۔اسی دوران ویڈیو بنانے والے کو کچھ خواتین کی جانب سے متاثرہ خاتون کی ویڈیو بنانے سے روکا جاتا ہے جبکہ اسی دوران پولیس کو بلانے کے حوالے سے لوگوں کی آوازیں بھی سنائی دے رہی ہیں۔ایک اور ویڈیو میں متاثرہ خاتون کو کمرے کے سامنے بات کرتے ہوئے سنا جاسکتا ہے جس میں انہوں نے بتایا کہ وہ ڈرائیور پر شبہہ ہونے کے بعد کار سے کود گئیں تھیں۔ان کا مزید کہنا تھا کہ پولیس نے ان کی شکایت سنی ہے اور ابتدائی رپورٹ درج کرلی ہے۔

(بشکریہ: ڈان اردو)

نامعلوم وجوہات کی بناء پر دوشیزہ کا قتل

کرک 4 نومبر 2018ء کو اودین شاہ قلعہ میں نامعلوم وجوہات کی بنیاد پر دوشیزہ قتل۔والد کی مدعیت میں خادم اللہ نامی شخص کے خلاف مقدمہ درج، تفصیلات کے مطابق نامعلوم مسلح افراد نے گھر کی دیوار پھلانگ کر مسماۃ (س) پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر جاں بحق ہوگئی، تھانہ تخت نصرتی پولیس نے واقعہ کی رپورٹ والدہ کی مدعیت میں درج کر کے ملزمان کی تلاش شروع کردی ہے، والدہ نے مقامی پولیس کو بتایا کہ اس کی بیٹی مسماۃ (س) رات کے وقت بادو باران گھر کا سامان کمرے میں منتقل کر رہی تھی کہ خادم اللہ نامی نوجوان نے گھر کی دیوار پھلانگ کر اس پر فائرنگ کردی جس سے مسماۃ (س) جاں بحق ہوگئی حالانکہ خادم اللہ نامی شخص کے ساتھ ہماری کوئی عداوت نہیں۔

(روزنامہ آج)

لڑکی سے زیادتی

مظفرگڑھ صوبہ پنجاب کے ضلع مظفر گڑھ میں والد کی جانب سے ادھار کی رقم واپس نہ کرنے پر 3 افراد نے مبینہ طور پر لڑکی کو اجتماعی ریپ کا نشانہ بنا ڈالا۔ زیادتی کا یہ واقعہ مظفر گڑھ کی تحصیل علی پور میں اس وقت پیش آیا جب ادھار کی رقم ادا نہ کرنے پر غریب باپ کی 17 سالہ لڑکی کا مبینہ طور پر اجتماعی ریپ کیا گیا۔ متاثرہ لڑکی کے والد کی جانب سے درج کرائی گئی فرسٹ انفارمیشن رپورٹ (ایف آئی آر) میں کہا گیا کہ وہ ایک مزدور ہے اور جب وہ معمول کے مطابق کام کر رہا تھا تو ان کی اہلیہ نے بذریعہ فون آگاہ کیا کہ انہوں نے جس فرد سے 4 ہزار روپے ادھار لیا تھا اس شخص نے اپنے دو ساتھیوں کے ہمراہ ان کی 17 سالہ بیٹی کو اغوا کرلیا ہے۔ ایف آئی آر کے مطابق مرکزی ملزم کی جانب سے کہا گیا کہ اگر ان کا قرض واپس کر دیا جائے تو وہ ان کی بیٹی کو واپس پہنچا دیں گے۔ ایف آئی آر میں لڑکی کے والد نے موقف اپنایا کہ انہوں نے کسی کی مدد سے ملزم کو بذریعہ موبائل فون رقم منتقل کی جس کے بعد انہیں فون پر اپنی بیٹی سے بات کرنے کی اجازت دی گئی۔ انہوں نے بتایا کہ فون پر بیٹی نے روتے ہوئے بتایا کہ مرکزی ملزم، اپنے ساتھیوں کے ہمراہ اسے ایک گھر پر لائے اور بندوق کے زور پر تینوں نے اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنایا۔ ایف آئی آر کے مطابق متاثرہ لڑکی کے والد جب جگہ معلوم کر کے اس گھر پر پہنچے تو مرکزی ملزم اپنے ساتھیوں سمیت موقع سے فرار ہوگئے۔ دوسری جانب یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ مرکزی ملزم صدر پولیس تھانے کے سب انسپکٹر بھٹی کا کلرک ہے۔ تاہم پولیس کا کہنا ہے کہ واقعے کی صداقت کے حوالے سے تحقیقات جاری ہیں اور ملزمان کی گرفتاری کے لیے بھی چھاپے مارے جا رہے ہے جبکہ لڑکی کی میڈیکل رپورٹ کا بھی انتظار ہے۔

(بشکریہ ڈان)

بھائی نے اپنی بہن کو قتل کر دیا

مردان 6 نومبر 2018ء کو پار ہوتی میں بھائی نے نامعلوم وجوہات کے بناء پر فائرنگ کر کے اپنی بہن کو موت کے گھاٹ اتار دیا، ملزم ارتکاب جرم کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، پولیس نے والد کی رپورٹ پر مبینہ ملزم بیٹے کے خلاف مقدمہ درج کر دیا، پولیس تھانہ پار ہوتی کے مطابق اصل کورونہ ایجارہ کلی میں مبینہ ملزم جمال ولد تاج محمد نے اپنی 16 سالہ بہن مسماۃ (ک) کو اپنے گھر کے اندر نامعلوم وجوہات کی بناء پر فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا جبکہ ملزم جائے وقوعہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، پولیس نے تاج محمد کی رپورٹ پر اس کے بیٹے کے خلاف مقدمہ درج کرلیا۔

(روزنامہ مشرق)

فائرنگ سے خاتون جاں بحق

بنوں یکم نومبر 2018ء کو بنوں میں مبینہ ملزمان نے رکشہ میں سوار خاتون پر فائرنگ کردی، خاتون موقع پر جاں بحق ہوگئی، تھانہ کینٹ کی حدود میں واقع باران پل پر مبینہ ملزمان طارق، عارف پسران شاہ عالم ساکنان کوٹکہ خان بہادر سدراؤن اسپرکہ وزیر نے رکشہ میں سوار مسماۃ مول زوجہ شعیب اللہ اپنی کمسن دو بیٹیوں بشریٰ، یسریٰ اور عبدالرحمن ساکنان حیدرخیل میر علی حال خرپلکئی ممش خیل پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں بچوں کی ماں مسماۃ مول گولیوں کا نشانہ بن کر شدید زخمی ہوگئی اور موقع پر دم توڑ دیا، مبینہ ملزمان ارتکاب جرم کے بعد موقع واردات سے فرار ہوگئے، وجہ عداوت ملزمان کے ساتھ مقتولہ اور ان کے شوہر کا تنازعہ بتایا گیا ہے۔

(روزنامہ مشرق)

2 بہنوں کو اجتماعی زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا

پشاور 31 اکتوبر کو سپین جماعت پھندو روڈ سے رکشہ ڈرائیور نے بھیک مانگنے والی دو بہنوں کو اغواء کے بعد دوستوں کے ساتھ ملکر مبینہ جنسی زیادتی کا نشانہ بنا ڈالا، تھانہ پھندو پولیس نے متاثرہ لڑکیوں کے والد کی مدعیت میں واقعہ کا مقدمہ درج کرلیا، پولیس کے مطابق روح اللہ ولد احمد اللہ ساکن گجر آباد نے اپنی دونوں بیٹیوں کے ہمراہ تھانہ پھندوں میں رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا ہے کہ وہ معذور ہے اور کام نہیں کرسکتا جبکہ اس کی دونوں بیٹیاں مسماۃ (ع) عمر 16 سال اور مسماۃ (الف) عمر 14 سال مجبوری کے تحت بازاروں میں بھیک مانگتی ہیں اور گھر کا خرچہ چلانے میں مدد کرتی ہیں، اتوار کے روز شام سات بجے کے قریب اس کی دونوں بیٹیاں بھیک مانگنے کے بعد بازار سے واپس گھر آرہی تھی کہ سپین جماعت کے قریب رکشہ میں سوار افراد نے زبردستی رکشہ میں بٹھایا اور نشہ آور چیز پلا کر بے ہوش کر دیا، اگلے روز صبح ہوش آنے پر اس کی دونوں بیٹیوں نے اپنے آپ کو کھیتوں میں نیم برہنہ حالت میں پایا جس کے بعد مقامی افراد نے مدد کرتے ہوئے گجر آباد میں واقع اپنے گھر پہنچایا، متاثرہ لڑکیوں نے دو لڑکوں کی نشاندہی کرتے ہوئے پولیس کو بتایا کہ کاشف ولد گل ریز ساکن داؤدزئی اور بلال ولد تناب گل ساکن جمیل چوک نے انہیں زبردستی رکشہ میں بٹھایا جبکہ ان کے ساتھ دیگر دو لڑکے اور بھی تھے، جنہیں وہ شکل سے پہنچان سکتی ہیں، متاثرہ لڑکیوں نے بتایا کہ صبح کے وقت ہوش آنے پر مقامی افراد نے بتایا کہ وہ داؤدزئی کے علاقے میں ہیں، پولیس نے دو نامزد اور دو نامعلوم ملزمان کے خلاف واقعہ کا مقدمہ درج کرتے ہوئے تحقیقات کا آغاز کر دیا ہے، پولیس کا مزید کہنا ہے کہ مقدمہ میں نامزد کاشف اور بلال نامی ملزمان کے ساتھ متاثرہ لڑکیوں کی پہلے سے جان پہنچان تھی۔

(روزنامہ مشرق)

ایک شخص کی خاتون سے زیادتی

ڈیرہ اسماعیل خان 8 نومبر کو پہاڑ پور کے علاقہ لاڑ میں ایک شخص نے گھر میں گھس کر خاتون سے زبردستی زیادتی کی، تھانہ پہاڑ پور میں ایک خاتون نے رپورٹ درج کرائی ہے کہ میں گھر میں موجود تھی کہ مزم شعیب بلوچ سکنہ لاڑ میرے گھر میں گھس آیا اور میرے ساتھ زبردستی زیادتی کر ڈالی، پہاڑ پور پولیس نے متاثرہ خاتون کی رپورٹ پر ملزم کے خلاف مقدمہ درج کرلیا ہے۔

(روزنامہ آج)

ساس کو تشدد کا نشانہ بنایا

پشاور 7 نومبر کو تھانہ ریگی کے حدود میں داماد نے ساس کو تشدد کا نشانہ بنا کر لہولہان کر دیا جسے تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا، واقعات کے مطابق مسماۃ (ب۔ر) زوجہ نیاز محمد سکنہ ریگی نے پولیس کو بتایا کہ اس کے داماد آصف ولد نعمان سکنہ شاہی بالا نے اپنی بیوی کو ساتھ جھگڑا کیا اور اس دوران مجھے بھی تشدد کا نشانہ بنا کر لہولہان کر دیا، مقامی لوگوں نے مجروحہ کو تشویشناک حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا جبکہ ملزم جائے وقوعہ سے فرار ہوگیا، پولیس نے رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ مشرق)

بچے

ملزم نے ماں بیٹی کو موت کے گھاٹ اتار دیا

ملاکنڈ درگئی میں فائرنگ کر کے ماں بیٹی کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ درگئی کے نواحی علاقہ کورکمان بانڈہ میں ملزم نے اندھا دھند فائرنگ کر کے ماں بیٹی کو قتل کر ڈالا، پولیس ذرائع کے مطابق ابتدائی تحقیقاتی رپورٹ میں نامزد ملزم رہنواز عرف کچ ولد شاہ زمان ساکن کورکمان بانڈہ نے نامعلوم وجوہات کے بناء پر دونوں خواتین پر فائرنگ کی، ملزم واردات کے بعد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، مقتولین مسماۃ (پ) زوجہ احمد جان اور ان کی بیٹی مسماۃ (ش) دختر احمد جان کے ورثاء نے دونوں لاشوں کو مین ملاکنڈ روڈ پر رکھ کر درگئی چوک میں احتجاج کیا اور ملزم کی فوری گرفتاری کا مطالبہ کرتے رہے تاہم ورثاء کے ساتھ مذاکرات کے بعد ملاکنڈ انتظامیہ کی یقین دہانی پر مظاہرین منتشر ہو گئے جبکہ دونوں مقتولین کو سِل گروبانڈہ مین سپرد خاک کر دیا گیا جبکہ درگئی لیویز نے مقتولین کے وارث احمد جان کی رپورٹ پر ملزم رہنواز عرکچ کیخلاف زیر دفعہ 324PPC اور 302 کے تحت مقدمہ درج کر کے ملزم کی گرفتاری کیلئے چھاپے مار ٹیم تشکیل دی ہے۔ (روزنامہ آج)

گھریلو ملازمہ پر 'خاتون فوجی افسر کا تشدد'

راولپنڈی راولپنڈی میں خاتون فوجی افسر اور ان کے ڈاکٹر خاوند کی جانب سے 11 سالہ گھریلو ملازمہ پر مبینہ تشدد کا واقعہ سامنے آیا ہے۔ اس حوالے سے متاثرہ گھریلو ملازمہ کنزہ نے بتایا کہ وہ ولایت کالونی میں میجر عمارہ ریاض اور ان کے خاوند ڈاکٹر محسن ریاض کے گھر پر ملازمہ تھی۔ کنزہ نے الزام لگایا کہ میجر عمارہ ریاض اور ان کے شوہر بھوکا رکھتے اور وائر، بیلٹ اور رسی سے گزشتہ ایک سال سے تشدد کا نشانہ بنا رہے تھے۔ 11 سالہ کنزہ کے مطابق وہ موقع پا کر میجر عمارہ ریاض کے گھر سے فرار ہونے میں کامیاب ہوئیں۔ کنزہ نے بتایا کہ کئی مرتبہ جب وہ سو رہی ہوتی تو انہیں لات مار کر جگایا جاتا تھا۔ اس ضمن میں جب متعلقہ حکام نے بچی کا بیان قلمبند کرنے کے لیے اس سے پوچھا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا تو کنزہ نے بتایا کہ 'وہ جس فیملی کے ہمراہ رہتی تھی وہ ایسے پیٹ بھر کر کھانا نہیں دیتے تھے اور بھوک کی وجہ سے جب کھانا چوری کرتی تو انتہائی بے دردی سے مارتے تھے'۔ ویڈیو میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کنزہ اپنے زخم دیکھا رہی ہے، انہیں آنکھ، ہاتھ، سر اور گردن پر متعدد زخموں کے نشان واضح ہیں۔ دوسری جانب سی پی او عباس احسن نے ڈان نیوز کو بتایا کہ گزشتہ روز تھانہ ایئر پورٹ میں واقع کی اطلاع ملی تھی۔ سی پی او نے بتایا کہ جب کنزہ کی حالت بگڑنے لگی تو میاں بیوی نے بچی کے والد کو فیصل آباد کے علاقے سمندری سے بلا کر بیٹی، باپ کے حوالے کر دی۔ سی پی او عباس احسن نے ڈان نیوز ٹی وی کو بتایا کہ جب اسسٹنٹ سب انسپکٹر (اے ایس آئی) کو معاملے کی تحقیقات کے لیے بھیجا تو بچی کے والد نے قانونی کارروائی سے انکار کیا اور کنزہ کو لے کر فیصل آباد روانہ ہو گیا۔ ان کا کہنا تھا کہ اے آئی ایس نے واپس آکر رپورٹ فائل نہیں کیا تاہم پیشہ وارانہ ذمہ داری سے غفلت برتنے پر اے ایس آئی کو معطل کر دیا گیا۔ پولیس حکام کے مطابق افسران پر مشتمل ٹیم کو سمندری روانہ کر دیا گیا ہے جو کنزہ اور اس کے والد سے مکمل تفتیش کرے گی۔ انہوں نے بتایا کہ بچی کا طبی معائنہ بھی کرایا جائے گا اور ملزمان کے خلاف کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ سی پی او نے بتایا کہ میجر عمارہ ریاض کے خلاف الزامات سے متعلق پاک فوج کے حکام سے رابطہ کر کے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ پولیس حاضر سروس فوجی افسر کے خلاف براہ راست کارروائی عمل میں نہیں لاسکتی۔ راولپنڈی کے ڈپٹی کمشنر ڈاکٹر عمر جہانگیر سے متعدد مرتبہ رابطہ کرنے کی کوشش کی گئی تاہم رابطہ نہیں ہوسکا۔ بعدازاں انسانی حقوق کی وزیر ڈاکٹر شیریں مزاری نے واقعہ کا نوٹس لیتے ہوئے کہا کہ ان کی وزارت معصوم بچی کو انصاف دلانے کے لیے حالات کا بغور جائزہ لے رہی ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ٹیم بچی کو لیکر واپس آئے گی اور طبی معائنہ کر کے ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے گی۔ (بشکریہ: ڈان اردو)

'مسکن' کے دروازے یتیم بچیوں پر بند

سوات سوات میں ریاستی دور سے یتیم بچیوں کی رہائش اور پرورش کیلئے قائم "مسکن" کے دروازے مستحق ولاوارث بچیوں پر بند کر دیئے گئے، بچیوں کے ساتھ ساتھ مسکن میں ڈیوٹی دینے والے ملازمین کی تنخواہیں بھی بند کر دی گئیں، کئی گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے، درجہ چہارم ملازمین نے مسکن کو فعال بنانے اور ملازمین کی تنخواہیں ادا کرنیکا مطالبہ کر دیا، مسئلہ حل نہ ہونے کی صورت میں احتجاج کریں گے، اس حوالے سے آل درجہ چہارم ملازمین ایسوسی ایشن کے صدر سید خطاب نے دیگر عہدیداروں کے ہمراہ سوات پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ والئی سوات کے دور حکومت میں مسکن انسٹی ٹیوٹ کے نام سے ایک ادارہ قائم تھا جہاں پر یتیم بچیوں کی پرورش اور تعلیم و تربیت کی جاتی تھی جواب بھی قائم ہے جہاں پر ریاستی دور میں خواتین اساتذہ کی تقرری گئی تھی اور اس کے علاوہ اس مسکن میں بچیوں کی رہائش کا بھی انتظام موجود تھا جس میں دیگر خدمات کیلئے درجہ چہارم ملازمین بھرتی کئے گئے تھے تاہم پہلے یہاں سے اساتذہ کی پوسٹوں کو غیر قانونی طور پر ختم کیا گیا جس سے مسکن میں مقیم بچیوں پر تعلیم کے دروازے بند ہو گئے اور اب ڈی ای او زنانہ سوات نے مسکن میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہیں بند کر دیں، جس کے سبب ان ملازمین کے گھروں کے چولہے ٹھنڈے پڑ گئے، ڈی ای او زنانہ کے مطابق یہ پوسٹیں غیر قانونی ہیں جس کی وہ تنخواہیں نہیں دے سکتیں، انہوں نے کہا کہ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ریاستی دور سے لیکر اب تک یہ پوسٹیں قانونی تھیں مگر سال رواں یکم ستمبر سے یہ غیر قانونی کیسے ہو گئیں، تنخواہوں کی بندش سے کئی خاندانوں کیلئے مشکلات اور پریشانیاں پیدا ہو گئی ہیں، اس من میں ہم نے با اختیار حکام سے ملاقاتیں کہیں مگر مسئلہ تاحال حل نہیں ہوا جبکہ مقامی ایم پی اے، محکمہ تعلیم، ضلعی حکومت اور دیگر ذمہ دار حکام باخبر ہیں جن سے ہم اپیل کرتے ہیں کہ وہ درجہ چہارم ملازمین کی تنخواہیں فوری طور پر ادا کرنے کے احکامات جاری کریں تا کہ ان ملازمین کی پریشانیوں کا خاتمہ ہو سکے تاہم اگر ہمارا جائز مطالبہ تسلیم نہیں کیا گیا تو درجہ چہارم ملازمین احتجاج کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ (روزنامہ ایکسپریس)

دستی بم پھٹنے سے بچہ جاں بحق

ڈیرہ اسماعیل خان 31 اکتوبر 2018ء کو سوات کی تحصیل خوزہ خیلہ میں کھیتوں میں پڑا پرانا ہینڈ گرنیڈ پھٹنے سے 14 سالہ بچہ جاں بحق، پولیس سٹیشن خوازہ خیلہ کے مطابق کھیتوں میں کام کے دوران چودہ سالہ ریحان پر اچانک پرانا ہیڈ گرنیڈ پھٹ گیا، جس سے وہ شدید زخمی ہو گیا، بچے کو سول ہسپتال منتقل کیا گیا تاہم وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ (روزنامہ آج)

دھماکے سے بچہ شدید زخمی

بنوں 29 اکتوبر کو شمالی وزیرستان میں بارودی مواد کا دھماکہ، دس سالہ بچہ شدید زخمی ہو گیا، ذرائع کے مطابق شمالی وزیرستان گاؤں سرائے درپہ خیل میں دس سالہ شاکر اللہ ولد جہانزیب اپنے گھر کے قریب کھیلنے میں مصروف تھے کہ اس دوران بارودی مواد دھماکے سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہو گئے اور گہری چوٹیں آئیں جسے ہسپتال منتقل کیا گیا ڈاکٹروں کے مطابق زخمی بچے کی آنکھوں کی بینائی متاثر ہو سکتی ہے۔ (روزنامہ آج)

انتہا پسندی کے سدِ باب کا ریاستی عزم

محمد عامر رانا

حکمتِ عملی کے حوالے سے دیگر کئی مماثلتوں کے علاوہ تحریکِ لبیک نے زیادہ حساس مسئلے کو موضوع بناتے ہوئے ریاستی اداروں کے خلاف نفرت کی انتہائی بلندیوں کو چھوا ہے۔ 90 کی دہائی میں سپاہِ صحابہ کے ناراض عناصر کے جذبات کی تسکین کے لیے کشمیر اور افغانستان کی عسکریت پسند تنظیمیں موجود تھیں تاہم تحریکِ لبیک سے منسلک متحرک اور جذباتی نوجوانوں کے لیے ایسا کوئی پلیٹ فارم موجود نہیں ہے جس کے سبب ملک کے اندر گروہی تشدد اور سماجی عدمِ استحکام کا خطرہ دوچند ہو جاتا ہے۔

انتہا پسندی کا خاتمہ ایک آسان عمل نہیں ہے تاہم حکومتی عزم کی کمزوری اس عمل کو مزید گھمبیر اور مشکل بنا دیتی ہے۔ اس کے سدِ باب کے ارادے کو عملی شکل معاشرے اور ریاست کی سماجی و نظریاتی ساخت اور آئین کی مدد سے ہی دی جا سکتی ہے۔ محض ایک گرج دار تقریر، جیسا کہ بدھ کے روز وزیرِ اعظم عمران خان نے کی، انتہا پسندی کے اس ناسور کے تدارک کے لیے ناکافی ہے لہٰذا ریاست ایک عمرانی معاہدے پر نظرِ ثانی کا عزم کر لے۔

انتہا پسندی کے خاتمے کے لیے پالیسی سازی سے متعلق حالیہ ریاستی و غیر ریاستی سطح پر ہونے والی مذہبی بحث جو پاکستان میں پہچان کے مسئلے کا لازمی جزو ہے، نے کئی سوالات کو جنم دیا ہے۔ ریاست نے بذاتِ خود مذہبی و قومی شناخت کے بیانیوں کو مختلف مذہبی عناصر کے سپرد کیا جس کی بنا پر وہ سماج میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے لگے۔

ریاست یقین رکھتی ہے کہ مذہب قوم کو متحد رکھ سکتا ہے اور ایک ہم آہنگ سماج کی تشکیل میں مدد و معاون ہو سکتا ہے۔ تاہم مذہبی عناصر مذہب کو اپنے مقاصد اور ارادوں کی تکمیل کے لیے استعمال کرتے ہیں جو زیادہ تر مسلکی یا اعتقادی تصورات سے جڑے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ مذہبی حوالے سے متحرک گروہ اور ان کے سیاسی بازو نہ صرف اس ریاستی نظریاتی منصوبے کی ناکامی کا باعث بنتے ہیں بلکہ سماج کی مجموعی بھلائی میں بھی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔ سماج کی مجموعی بھلائی سے مراد معاشرتی استحکام و بقا ہے جو سب سے کمزور اور غیر محفوظ ارکان سمیت مکمل سماج کی بہتری کے تصور پر محیط ہو۔

مختلف مذہبی گروہوں کی جانب سے ریاست کی نظریاتی اساس کے غلط استعمال سے زیادہ اس صورتِ حال کی ذمہ داری ریاست پر عائد ہوتی ہے جو اپنے مفادات کے لیے ان گروہوں کو ایسا کرنے کی کھلی چھوٹ دیے رکھتی ہے۔ حتیٰ کہ ریاست اپنا نظریاتی بیانیہ ایسے فرقہ وارانہ گروہوں کے سپرد کرنے سے بھی نہیں ہچکچاتی جو اپنے تباہ کن ایجنڈے کے لیے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ اس طرح کے ریاستی رویے کے سبب سیاسی جماعتوں اور قومی سلامتی کے اداروں سمیت معاشرے میں متشدد مذہبی گروہوں سے متعلق رواداری کے جذبات پنپنا شروع ہو جاتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ دیگر مسلم ممالک یعنی انڈونیشیا، بنگلہ دیش، وسط ایشیائی ریاستوں اور ترکی کی نسبت ہمارے ہاں انتہا پسندی اور انتہا پسندوں سے متعلق نسبتاً روادارانہ رویہ دکھائی دیتا ہے۔ ان ممالک میں ریاست انتہا پسند گروہوں کو پناہ دیتی ہے اور نہ ہی وہ ریاستی نظریاتی بیانیے کے محافظ کے طور پر سامنے آتے ہیں۔ یہ ریاستیں مذہبی گروہوں کو نمو دینے کی بجائے مذہبی تحقیق کے میدانوں میں سرمایہ کاری کرتی ہیں۔

ماضی کے تلخ تجربات کے باوجود پاکستانی ریاست اس غلط فہمی کا شکار ہے کہ انتہا پسند گروہوں کو قابو کیا جا سکتا ہے۔ انتہا پسندی کو ایک مخصوص سطح پر کسی طور برقرار نہیں رکھا جا سکتا۔

تحریکِ لبیک پاکستان کی اٹھان سپاہِ صحابہ سے کئی طرح مماثلت رکھتی ہے۔ دونوں نے اپنے مسلک کی مساجد و مدارس سے افرادی قوت حاصل کی، ان کی قیادت مسلکی نعروں اور بیانیوں کو عوام میں لائے اور خاطر خواہ عوامی پذیرائی حاصل کرنے میں کامیاب رہے۔

حکمتِ عملی کے حوالے سے دیگر کئی مماثلتوں کے علاوہ تحریکِ لبیک نے زیادہ حساس مسئلے کو موضوع بناتے ہوئے ریاستی اداروں کے خلاف نفرت کی انتہائی بلندیوں کو چھوا ہے۔ 90 کی دہائی میں سپاہِ صحابہ کے ناراض عناصر کے جذبات کی تسکین کے لیے کشمیر اور افغانستان کی عسکریت پسند تنظیمیں موجود تھیں تاہم تحریکِ لبیک سے منسلک متحرک اور جذباتی نوجوانوں کے لیے ایسا کوئی پلیٹ فارم موجود نہیں ہے جس کے سبب ملک کے اندر گروہی تشدد اور سماجی عدمِ استحکام کا خطرہ دوچند ہو جاتا ہے۔

تحریکِ لبیک کی اٹھان کے اولین مرحلے پر کئی تجزیہ کاروں کی رائے تھی کہ اس تنظیم کو سپاہِ صحابہ اور دیگر بنیاد پرست دیوبندی جماعتوں کے اثر و رسوخ کو توڑنے کے لیے سامنے لایا جا رہا ہے۔ تاہم تحریکِ لبیک کے قیام میں کئی دیگر عوامل کا دخل رہا ہے، مثلاً جہاد کے ریاستی منصوبے سے بریلوی مکتبِ فکر کا اخراج اور دہشت گردی کے خلاف جنگ میں ان کا بزعم خود معتدل چہرہ وغیرہ۔ اگر اس گروہ کی نمو کے پیچھے یہی سوچ کارفرما تھی جیسا کہ بعض تجزیہ کاروں کا خیال ہے تو اس کے نتائج اس کے برعکس سامنے آئے ہیں اور ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی اٹھان کے بعد ملکی سلامتی کو زیادہ سنگین خطرات لاحق ہوئے ہیں۔

کسی ایک خطرے کے سدباب کے لیے کسی دوسرے خطرے کو شہہ دینا عقل مندی کی بات نہیں ہے۔ تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ انتہا پسندی ایک مسلسل عمل ہے، جو ایک بار جنم لے لیتا ہے تو اس کے آگے بند باندھنا جان جوکھوں کا کام ہے۔ 2018ء کے عام انتخابات میں تحریکِ لبیک اور دیگر بنیاد پرست مذہبی گروہوں کی شمولیت نے انہیں مزید اعتماد دیا ہے۔ یہ بات یقینی تھی کہ ایسے گروہ ایک خاص وقت کے بعد ملکی و سماجی معاملات پر اپنا حق جتانے لگ جائیں گے۔

حکومت کو چاہیے کہ وہ ان تمام نفرت انگیز اور انتہا پسند گروہوں کے خلاف واضح پالیسی اپنائے اور ان کے سدِ باب کے لیے قانونی اور انتظامی حوالے سے اقدامات اٹھائے۔ حکومت گزشتہ چند برسوں کے دوران اس مسئلے سے متعلق تیار شدہ تمام تر دستاویزات سے استفادہ کر سکتی ہے تاکہ پالیسی سازی کا عمل صحیح بنیادوں پر اٹھایا جا سکے۔ گزشتہ حکومت ان پالیسیوں کو لاگو کرنے سے ہچکچا رہی تھی تاہم یہ وقت ہے کہ ان خطرات کے پیشِ نظر فوری اقدامات اٹھائے جائیں۔

پاکستان نے دنیا بھر میں اپنی پہچان ایک مسلم قوم کے طور پر کروائی ہے اور اسے شناخت کا کوئی مسئلہ درپیش نہیں ہے۔ تمام ریاستی اداروں کو اس بات کا ادراک کرنا ہوگا کہ یہ انتہا پسند گروہ سماج اور ریاست کے باہمی تعلق میں کوئی اضافہ نہیں کر سکتے۔ پاکستان پہلے ہی آئین کی صورت میں ایک جامع عمرانی معاہدے کا حامل ہے جسے محض سماجی و ریاستی سطح پر فعال کرنے کی ضرورت ہے۔ سب سے اہم نکتہ یہ ہے کہ ریاست کو مخصوص مذہبی گروہوں کی سرپرستی کرنے کی بجائے مذہبی علم و تحقیق کے میدان میں سرمایہ کاری کرنی چاہیے۔

(بشکریہ: آن لائن تجزیات)

نیب کی شکایت حکومت سے یا سپریم کورٹ سے؟

فوجی حکمران کے دور میں نیب قانون کے تحت نواز شریف اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات تیار کیے گئے۔نیب کا ادارہ جنرل مشرف کے اقتدار سے علیحدگی کے بعد بھی قائم رہا۔البتہ اس کو آزاد اور غیر جانبدار بنانے کیلیے اس کے سربراہ کی تعیناتی کا طریقہ تبدیل کیا گیا جس کے تحت نیب کے سربراہ کی تعیناتی وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ہی ممکن ہے۔نیب کے سربراہ کی مدت ملازمت کو تین سال مقرر کیا گیا اور اس کو ہٹانے کے لیے وہی طریقہ واضح کیا جو سپریم کورٹ کے جج کو ہٹانے کے لیے آئین پاکستان میں دیا گیا ہے۔

پاکستان مسلم لیگ ن نے الزام عائد کیا ہے کہ قومی احتساب بیورو نے وزیر اعظم عمران خان کی ہدایت پر پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ شہباز شریف کو گرفتار کیا ہے۔حکمران جماعت کا موقف ہے کہ نیب ایک خود مختار ادارہ ہے اور وہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔وزیر اعظم عمران خان نے قائد حزب اختلاف کی گرفتاری کے بعد ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ نیب اگر ان کے ماتحت ہوتا تو وہ ابھی تک 50 افراد کی گرفتاری کے احکامات جاری کر چکے ہوتے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نیب واقعی ایک خود مختار ادارہ ہے اور وہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے یا وہ وزیر اعظم کے احکامات پر عمل کرتا ہے؟

1996 میں جب صدر فاروق لغاری نے بینظیر بھٹو کی 'بدعنوان' حکومت کو ختم کیا تو انھوں نے بدعنوان عوامی نمائندوں کے احتساب کے لیے احتساب آرڈیننس 1996 نافذ کیا۔ جب چند ماہ بعد میاں نواز شریف ہیوی مینڈیٹ کے ساتھ مسند اقتدار پر بیٹھے تو انھوں نے اس آرڈیننس کو قانون میں بدل کر اپنے دستِ راست سینیٹر سیف الرحمٰن کو احتساب بیورو کا سربراہ مقرر کیا جس نے سابقہ حکومت کی کرپشن کو سامنے لانے کیلیے اسی احتساب ایکٹ کے تحت مقدمات تیار کیے۔

احتساب بیورو کی ساری توجہ پچھلی حکومت کے عہدیداروں پر رہی اور سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کے خلاف احتساب ریفرنس پیش کیے۔

جسٹس قیوم کی سربراہی میں دو رکنی احتساب عدالت نے جب سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور ان کے شوہر کو ایس جی ایس اور کوٹیکنا مقدمے میں قید اور جرمانے کی سزا سنائی تو اس وقت بھی ایسے الزامات سامنے آئے کہ قومی احتساب بیورو وزیر اعظم کے احکامات پر سیاسی مخالفین کو نشانہ بنا رہا ہے۔

کچھ عرصے بعد سامنے آنے والی آڈیو ریکارڈنگ میں اپوزیشن جماعتوں کے الزامات کو تقویت ملی جس میں احتساب بیورو کے سربراہ احتساب عدالت کے جج کو ہدایت دیتے ہوئے سنے جا سکتے ہیں۔سپریم کورٹ نے اسی پس منظر میں بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کیخلاف سزا کو معطل کر دیا اور احتساب عدالت کو حکم دیا کہ وہ اس مقدمے کو از سر نو جائزہ لے۔

جنرل پرویز مشرف نے اپنی کتاب 'ان دی لائن آف فائر' میں لکھا کہ جب جنرل عزیز اور جنرل محمود کو یہ خبر ملی کہ ان کے آرمی چیف کی تذلیل کی جا رہی ہے تو وہ ٹینس کا میچ ادھورا چھوڑ کر اپنے فوجی وقار کو بچانے کے لیے نکل پڑے۔

فوجی جرنیلوں نے چند گھنٹوں میں ہیوی مینڈیٹ رکھنے والے وزیر اعظم کو مری ریسٹ ہاؤس میں پہنچا کر فوج کے سربراہ کو ملک کا چیف ایگزیکٹیو بنا دیا۔

جنرل مشرف نے احتساب بیورو کا نام تبدیل کر کے اسے قومی احتساب بیورو بنایا جس کی سربراہی ایک حاضر سروس فوجی جرنیل کے سپرد کی گئی۔فوجی حکمران نے اسی قانون کے تحت نواز شریف کیخلاف مقدمات قائم کیے اور وہ بالآخر فوجی حکمران سے معاہدہ کر کے اپنے خاندان کے ہمراہ ملک چھوڑ گئے۔

جب جنرل پرویز مشرف نے سیاسی حمایت کے لیے ایک سیاسی جماعت بنانی چاہی تو اسے نیب کا سہارا لینا پڑا اور نیب کی مدد سے ہی مسلم لیگ ق وجود میں آئی جس کی سربراہی نواز شریف کے سیاسی رفیق چوہدری شجاعت حسین کے حصے میں آئی۔

فوجی حکمران کے دور میں نیب قانون کے تحت نواز شریف اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مقدمات تیار کیے گئے۔نیب کا ادارہ جنرل مشرف کے اقتدار سے علیحدگی کے بعد بھی قائم رہا۔البتہ اس کو آزاد اور غیر جانبدار بنانے کیلیے اس کے سربراہ کی تعیناتی کا طریقہ تبدیل کیا گیا جس کے تحت نیب کے سربراہ کی تعیناتی وزیر اعظم اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ہی ممکن ہے۔نیب کے سربراہ کی مدت ملازمت کو تین سال مقرر کیا گیا اور اس کو ہٹانے کے لیے وہی طریقہ واضح کیا جو سپریم کورٹ کے جج کو ہٹانے کے لیے آئین پاکستان میں دیا گیا ہے۔

پاناما پیپرز میں پاکستان کے حکمرانوں کے نام آنے کے بعد جب نیب نے کوئی کارروائی نہ کی تو نیب پر الزام لگا کہ وہ حکومت کے زیر اثر ہے۔ایک موقع پر جب سپریم کورٹ نے نیب کے سربراہ کو عدالت میں بلا مقدمہ دائر کرنے کا کہا تو انھوں نے صاف انکار کر دیا۔

عمران خان ملک سے بدعنوانی ختم کرنے کا نعرہ بلند کر کے اقتدار تک پہنچے ہیں۔فوجی دور میں ملک سے باہر بیٹھ کر ملک کی سیاسی رہنماؤں نے ملک میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لیے میثاق جمہوریت نامی ایک معاہدے پر دستخط کیے اور اسی معاہدے میں یہ طے پایا کہ نیب کو ختم کر دیا جائے گا۔لیکن جمہوری دور شروع ہوا اور آئین میں متعدد ترامیم بھی ہوئیں لیکن نیب کو ختم نہ کیا جا سکا۔

گذشتہ دس برسوں میں جمہوری حکومتیں نیب کو ختم کرنے کے عزم کے باوجود اسے ختم نہ کر سکیں اور اب جب عمران خان بدعنوانی کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کر کے مسند اقتدار پر بیٹھ چکے ہیں، تو اس ادارے کی آزادی پر انگلیاں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔

کیا نیب سپریم کورٹ کے زیر اثر ہے؟

جب فوجی حکمران پرویز مشرف نے احتساب بیورو کو تبدیل کر کے اسے نیب میں بدلا تو عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفندیار ولی نے اس قانون کو اس بنیاد پر سپریم کورٹ میں چیلنج کیا کہ یہ قانون آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔

سپریم کورٹ نے نہ صرف اس قانون کو جائز قرار دیا بلکہ اس کے سربراہ کے لیے ایسی شرائط رکھیں جن پر کوئی جج ہی پورا اتر سکتا ہے۔سپریم کورٹ نے نیب قانون کے تحت ہونے والے 'پلی بارگین' کو بھی جائز قرار دیا۔سپریم کورٹ نے اس قانون کو ملک میں ' گڈ گورننس ' کے لیے ضروری قرار دیا۔

تو پھر مسلم لیگ ن کو نیب کی شکایت کس سے کرنی چاہیے، حکومت سے یا سپریم کورٹ سے؟

(بشکریہ: بی بی سی اردو)

بیٹے کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

پشاور قبائلی ضلع مہمند تحصیل پنڈیالی کے علاقہ دویزئی کی رہائشی مسماۃ ممتاز بی بی نے وزیراعظم عمران خان ، چیف جسٹس پاکستان اور گورنر خیبر پختونخوا سے اپیل کی ہے کہ یکہ غنڈ انتظامیہ اور دیگر افراد کے خلاف قانونی کاروائی کر کے ہمیں انصاف فراہم کیا جائے، گزشتہ روز پشاور پریس کلب میں اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ گزشتہ پچیس سال سے اپنے دیور کے ساتھ گھر میں رہ رہی ہوں مگر چند عرصہ قبل جب ہم نے اپنے دیور سے اپنی جائیداد کا حصہ لینا چاہا تو اس نے دینے سے انکار کردیا جس کے خلاف ہم نے اے پی اے کی عدالت میں مقدمہ درج کریا مگر سیاسی اثر و رسوخ کی بنا پر کوئی شنوائی نہیں ہوسکی، اور الٹا اے پی اے نے ہمیں ڈرا دھمکا کر ہمارے ساری جائیدا میرے دیور کے حوالے کر کے ہمیں زبردستی گھر سے نکال دیا جو کہ ہمارے ساتھ سراسر ظلم و ناانصافی ہے، انہوں نے کہا کہ دیور نے ہمارے انکھوں کے سامنے میرے بیٹے احمد پر فائرنگ کر کے قتل کردیا اور میرے دوسرے بیٹے عبدالمنان کو جیل میں بند کردیا۔

(روزنامہ آج)

تنخواہوں کی عدم ادائیگی اور نوکریوں سے نکالنے پر صحافیوں کا احتجاج

لاہور ذرائع ابلاغ کے ملازمین اور صحافیوں کی 'جوائنٹ ایکشن کمیٹی' نے نوکریوں سے نکالے جانے اور تنخواہوں میں کٹوتی پر چیئرنگ کراس اور پنجاب اسمبلی کی سیڑھیوں پر مظاہرہ کیا۔مظاہروں میں بڑی تعداد میں صحافیوں، کیمرا مین، ذرائع ابلاغ کے ملازمین اور سول سوسائٹی کے افراد سمیت وکلا نے بھی شرکت کی اور اداروں کے خلاف احتجاج کیا۔مظاہرے میں جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے کنوینز اعظم چوہدری، اراکین ارشد انصاری، نعیم حنیف، فیصل درانی، ضیاءاللہ نیازی سمیت سینئر صحافیوں نے شرکت کی جن میں رانا محمد عظیم، راجہ ریاض، اینکر مبشر لقمان اور عارف حمید بھٹی بھی شامل تھے۔اس موقع پر شرکا نے خطاب کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ حکومت اشتہارات کی مد میں حاصل ہونے والی آمدنی اور ان پر ادا کیے گئے ٹیکس کی معلومات حاصل کرنے کے لیے میڈیا ہاؤسز کا آڈٹ کروائے۔پنجاب اسمبلی اور بعدازاں مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اطلاعات پنجاب فیاض الحسن چوہان کا کہنا تھا کہ حکومت نے اپنی دو ماہ کی مدت کے دوران نہ تو میڈیا کے اشتہارات روکے نہ ہی اشتہاری نرخوں میں کمی کی ہے۔ان کا کہنا تھا کہ اخبارات اور چینلز کو اشتہارات کی فراہمی بغیر کسی تعطل کے جاری ہے، ان کا کہنا تھا کہ اگر میڈیا مالکان اشتہارات کو جواز بنا کر ملازمین کی تنخواہیں روکتے اور ان میں کٹوتی کرتے ہیں تو یہ قابلِ مذمت اقدام ہے۔وزیر اطلاعات نے جوائنٹ ایکشن کمیٹی کے اراکین کو منگل (آج) ڈی جی پی آر آکر حکومت کی جانب سے اخبارات اور چینلز کو فراہم کیے جانے والے اشتہارات کا ریکارڈ دیکھنے کی دعوت بھی دی۔ان کا مزید کہنا تھا کہ میڈیا ملازمین کے لیے قواعد وضوابط تشکیل دیے جارہے ہیں جسے پنجاب اسمبلی سے منظور کروایا جائیگا، ان قواعد وضوابط کے مطابق اگر کسی ادارے کے ملازمین یا صحافیوں نے 2 ماہ یا اس سے زائد عرصے کے لیے تنخواہیں نہ دینے کی شکایت کی تو ڈی جی پی آر مذکورہ ادارے کے اشتہارات روک لے گا۔انہوں نے بتایا کہ اشتہارات اس وقت بحال نہیں کیے جائیں گے جب تک شکایت کنندہ اپنی شکایت واپس نہیں لے گا۔اس بارے میں جوانٹ ایکشن کمیٹی کے کنوینز اعظم چوہدری کا کہنا تھا کہ یہ مظاہرہ میڈیا ملازمین اور صحافیوں کی جانب سے شروع کی جانے والی احتجاجی تحریک کا آغاز ہے جو نہ صرف جاری رہے گا بلکہ اس میں میڈیا ہاؤسز اور مالکان کے دفاتر اور گھروں کا بھی گھیراؤ کیا جائے گا۔انہوں نے اعلان کیا کہ صحافی اور میڈیا ملازمین بدھ کی شام 4 بجے سے روزانہ لاہور پریس کلب پر دھرنا دیں گے۔

(بشکریہ: ڈان اردو)

سپیشل پولیس فورس کے 175 اہلکار 8 مہینوں سے تنخواہوں سے محروم

پشاور خیبر پختونخوا کی سپیشل پولیس فورس کے 175 اہلکار گزشتہ 8 مہینوں سے تنخواہوں سے محروم ہیں، سال 2014ء میں کنٹریکٹ کی بنیاد پر سپیشل پولیس فورس میں بھرتی ہونے والے ان اہلکاروں کو گزشتہ 8 ماہ کے دوران نہ تو پولیس حکام کی جانب سے نوکری ختم ہونے اور پولیس فورس سے الگ ہونے کا کوئی لیٹر جاری کیا گیا اور نہ ہی تاحال ان کی تنخواہوں کی ادائیگی یقینی بنایا جا سکا، تنخواہوں سے محروم سپیشل پولیس فورس کے 175 اہلکار پشاور کے مختلف علاقوں میں اب بھی ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں جو مختلف پولیس سٹیشنز اور چوکیوں میں تعینات کیے گئے ہیں۔سال 2014ء میں بھرتی ہونے والے مذکورہ اہلکار کو ہر چھ ماہ بعد کنٹریکٹ ختم ہونے پر کنٹریکٹ کی توسیع سے باخبر رکھتے ہوئے انہیں دوبارہ مختلف علاقوں میں تعینات کیا جاتا ہے مگر 8 ماہ قبل کنٹریکٹ ختم ہونے کے باوجود تاحال سپیشل پولیس فورس کے پشاور میں بھرتی ہونے والے ان 175 اہلکاروں سے ڈیوٹیاں لی جارہی ہیں اور سی سی پی او یا دیگر پولیس حکام کی جانب سے تاحال انہیں گھر جانے یا پولیس فورس سے الگ ہونے کا کوئی نوٹیفیکیشن جاری نہیں کیا گیا ہے جو تنخواہوں کی وصولی کیلئے در در کی ٹھوکریں کھانے پر مجبور ہیں، پولیس حکام کے مطابق پورے خیبر پختونخوا میں سپیشل پولیس فورس کے اہلکاروں کی تعداد 10 ہزار سے زائد ہے جو سال 2009ء سے بھرتی کیے گئے تھے جبکہ پشاور میں سپیشل پولیس فورس کے اہلکاروں کی تعداد 1055 ہے جن میں 1380 اہلکار سال 2009 سے لگاتار ہر ماہ تنخواہ وصول کر رہے ہیں، جبکہ 2014ء مس بھرتی ہونے والے 175 اہلکاروں کی کنٹریکٹ ختم ہونے پر تنخواہیں بن دکردی گئی ہیں، پولیس لائنز پشاور کے پے آفیسر محمد اسلم کا کہنا ہے کہ ہماری پوری کوشش ہے کہ اہلکاروں کی تنخواہوں کی ادائیگی کو یقینی بنائیں اور سی سی پی او کی جانب سے کئی دفعہ سیکرٹری فائنانس کو لیٹر جاری کئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود سیکرٹری فائنانس کی جانب سے کوئی مثبت جواب نہیں دیا گیا، ان کا مزید کہنا تھا کہ اہلکاروں کی کنٹریکٹ میں توسیع اور فائنانس ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے واضح احکامات ملنے کی روشنی میں اہلکاروں کو تنخواہیں جاری کردیں گے۔

(روزنامہ مشرق)

احتجاج کرنے والے محنت کش پر تشدد

خیبر 6 نومبر کو ضلع خیبر طورخم سرحد پر نیشنل لاجسٹ سیل کے اہلکاروں نے مبینہ طور پر مقامی محنت کش کو احتجاج میں حصہ لینے اور پاسپورٹ پر اسٹمپ نہ لگانے کے الزام میں شدید تشدد کا نشانہ بنا کر گرفتار کرلیا، سرکاری ذرائع نے تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ طورخم سرحد پر محنت مزدوری کی غرض سے آنے والے محمد امین کو این ایل سی ٹرمینل میں تعینات اہلکاروں نے لاٹیوں سے شدید تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے زخمی کردیا۔شہری کو مبینہ طور پر حبس بے جا میں رکھنے کے بعد کمشنر انتظامیہ کی تحویل میں دیکر الزام لگایا کہ محمد امین نے پاسپورٹ پر ٹھپہ لگائے بغیر زبردستی افغانستان جانے کی کوشش کی اور 30 اکتوبر کو این ایل سی طورخم کے خلاف احتجاج کے دوران املاک کو نقصان پہنچانے والوں میں شامل تھا، انتظامیہ نے قانونی کاروائی کے بعد مذکورہ محنت کش کو ضمانت پر رہا کر کے طبی امداد کیلئے ہسپتال منتقل کردیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

اقوام متحدہ انسانی حقوق 2018 ایوارڈ عاصمہ جہانگیر کے نام

اسلام آباد اقوام متحدہ نے اعلان کیا ہے کہ اقوام متحدہ انسانی حقوق 2018 کا ایوارڈ پاکستان کی انسانی حقوق کی کارکن اورمعروف وکیل عاصمہ جہانگیر کو دیا گیا ہے۔اقوام متحدہ جنرل اسمبلی کی صدر ماریا فرنینڈا نے ٹویٹر پر یہ اعلان کیا۔ماریا فرنینڈا نے بیان میں کہا ہے'آج میں اقوام متحدہ انسانی حقوق 2018 کے ایوارڈ کو حاصل کرنے والوں کے ناموں کا اعلان کر رہی ہوں۔'انھوں نے اس ایوارڈ کے لیے عاصمہ جہانگیر اور دیگر تین افراد کے ناموں کا اعلان کرتے ہوئے کہا'آپ لوگوں کا کام ہمارے لیے مشعل راہ ہے۔'عاصمہ جہانگیر کے علاوہ جن دیگر تین انسانی حقوق کے کارکنان کو اس ایوارڈ سے نوازا گیا ہے وہ ہیں تنزانیہ کی کارکن ریبکا گیومی، برازیل کی پہلی مقامی وکیل جوئنا وپیکسانا اور آئرلینڈ کی تنظیم فرنٹ لائن ڈیفنڈرز۔عاصمہ جہانگیر چوتھی پاکستانی خاتون ہیں جن کو یہ ایوارڈ دیا گیا ہے۔ان سے قبل 1978 میں رعنا لیاقت علی خان، 2008 میں سابق وزیر اعظم بینظیر بھٹو اور 2013 میں ملالہ یوسفزئی کو اس ایوارڈ سے نوازا گیا۔مشہور وکیل اور انسانی حقوق کی کارکن عاصمہ جہانگیر کو رواں سال فروری میں انتقال ہو گیا تھا۔

عاصمہ جہانگیر کون تھیں؟

عاصمہ جہانگیر کی پیدائش 27 جنوری 1952 کو لاہور میں ہوئی جہاں کانونٹ آف جیزس اینڈ میری سکول میں انھوں نے اپنی ابتدائی تعلیم حاصل کی۔عاصمہ جہانگیر کا نام ملکی سیاست کے افق پر بہت چھوٹی عمر میں ہی سامنے آگیا جب دسمبر 1972 میں ان کے والد ملک غلام جیلانی کو اس وقت کے فوجی آمر یحییٰ خان کی حکومت نے مارشل لا قوانین کے تحت حراست میں لے لیا تھا۔عاصمہ جہانگیر نے اپنے والد کی رہائی کے لیے لاہور ہائی کورٹ میں پٹیشن دائر کی اور اگلے سال یحییٰ خان کی حکومت کے خاتمے کے بعد اس مقدمے کا فیصلہ سنایا گیا جس میں فوجی حکومت کو غیر قانونی اور یحییٰ خان کو 'غاصب' قرار دیا گیا۔1978 میں عاصمہ جہانگیر نے پنجاب یونیورسٹی سے اپنی وکالت کی تعلیم مکمل کی جس کے بعد ان کی شادی کاروباری شخصیت طاہر جہانگیر سے ہو گئی۔1980 میں انھوں نے اپنی بہن حنا جیلانی اور دیگر خواتین کے ساتھ مل کر پاکستان کا پہلا خواتین پر مبنی وکالت کا ادارہ بھی شروع کیا۔ضیاالحق کے مارشل لا کے دور میں عاصمہ جہانگیر نے کئی مظاہروں میں حصہ لیا اور 1983 میں لاہور کے مال روڈ پر وومن ایکشن فورم کے ساتھ حدود قوانین کے خلاف کیے جانے والا مظاہرہ ملک کے تاریخی مظاہروں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔عاصمہ جہانگیر کو اپنی زندگی میں کئی دفعہ غداری اور توہین مذہب کے الزامات کا بھی سامنا کرنا پڑتا رہا اور ان کے گھر پر بھی کئی دفعہ حملے کیے گئے۔فوج پر کی جانے والی کڑی تنقید بھی عاصمہ جہانگیر کی وجہ شہرت میں شامل ہے جس کی وجہ سے انھیں کئی دفعہ جیل بھی کیا گیا اور نظر بندی کی سزا بھی سنائی گئی۔وہ پاکستان میں حقوقِ انسانی کی علمبردار اور سکیورٹی اداروں کی ناقد کے طور پر پہچانی جاتی رہی ہیں۔عاصمہ جہانگیر انسانی حقوق کمیشن کی سابق سربراہ بھی رہیں اور ساتھ ساتھ پاکستانی سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن کی صدر منتخب ہونے والی پہلی خاتون وکیل بھی تھیں۔عاصمہ جہانگیر نے عدلیہ بحالی کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا۔ ان کی کاوشوں کی بنا پر انھیں دنیا بھر میں انسانی حقوق کے اعزازات سے نوازا جاتا رہا جن میں یونیسکو پرائز، فرنچ لیجن آف آنرز اور مارٹن اینیلز ایوارڈ شامل ہیں۔اس کے علاوہ عاصمہ جہانگیر کو 1995 میں انسانی حقوق پر کام کرنے کی وجہ سے رامون میگ سے سے ایوارڈ بھی دیا گیا جسے ایشیا کا نوبیل پرائز تصور کیا جاتا ہے۔انھوں نے اقوام متحدہ کے لیے بطور نمائندہ خصوصی ایران میں انسانی حقوق اور مذہبی آزادی کے حیثیت سے بھی کام کیا۔

(بشکریہ بی بی سی اردو)

صحافی پر پولیس کا تشدد

پشاور 23 اکتوبر 2018 کو ضلع خیبر کی تحصیل لنڈی کوتل سے ایکسپریس ٹی وی اور روزنامہ ایکسپریس کے نمائندے ابوذر آفریدی پر کوریج کے دوران پشاور حیات آباد پولیس نے مبینہ طور پر بہیمانہ تشدد کیا اور ان سے موبائل چھین کر گرفتار کر کے تھانہ منتقل کر دیا، اس حوالے سے ذرائع کا کہنا ہے کہ تھانہ حیات آباد کے سٹیشن ہاؤس آفیسر انسپکٹر نصیر اختر نے کارخانو میں پولیس کی کاروائی کے دوران فلمبندی کرنے والے صحافی ابوذر آفریدی کو نہ صرف کوریج سے منع کیا بلکہ ماتحت اہلکاروں کے ساتھ مل کر تشدد کا نشانہ بنایا، اسے کلاشنکوف کے بٹ مارے اور زخمی کر کے تھانہ حیات آباد منتقل کر دیا، ان کی باقاعدہ گرفتاری ظاہر کر دی گئی جس پر لنڈی کوتل و دیگر تحصیلوں کے صحافی سراپا احتجاج بن گئے اور مبینہ پولیس گردی کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہوئے پریس کلب کے سامنے احتجاج شروع کر دیا، بعدازاں ایکسپریس میڈیا گروپ اور صحافیوں کی کثیر تعداد تھانہ حیات آباد پہنچ گئی، آخری اطلاع آنے تک صحافیوں اور متعلقہ تھانہ حکام کے درمیان مذاکراتی عمل جاری تھا، صحافتی تنظیموں نے واقعہ کو صحافت پر حملہ قرار دیتے ہوئے شدید الفاظ میں مذمت کی اور تحقیقات کا مطالبہ کیا کہ ذمہ داروں کیخلاف کاروائی کی جائے، اس حوالے صحافی ابوذر آفریدی اور تھانہ کے ذمہ داروں کا موقف تا حال سامنے نہیں آیا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

فائرنگ سے 2 شہری جاں بحق

صوابی 23 اکتوبر 2018 کو صوابی جہانگیرہ روڈ پر پولیس چوکی شیر آباد کے مقام پر ناکہ بندی کے دوران پولیس کی فائرنگ سے 2 شہری جاں بحق ہو گئے، بے گناہ شہریوں کے قتل کے خلاف علاقہ کے عوام نے بیکا شاخ کے مقام پر مقتول کی لاش روڈ پر رکھ کر شدید احتجاجی مظاہرہ کر کے صوابی جہانگیرہ روڈ کو ہر قسم کے ٹریفک کیلئے بند کر دیا، مظاہرین نے اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے واقعہ میں ملوث اہلکاروں کو گرفتار کرنے اور ان کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا، ڈی پی او صوابی نے فوری کاروائی کرتے ہوئے ایک سب انسپکٹر سمیت چار اہلکاروں کو معطل کر کے حوالات میں بند کر دیا۔

(روزنامہ آج)

4 مغوی ملازمین کا قتل

شمالی وزیرستان 23 اکتوبر کو پاک افغان سرحدی علاقے سے آئل اینڈ گیس کمپنی کے اغواء ہونے والے 4 ملازمین کو قتل کر دیا گیا، نجی ٹی وی کے مطابق پاک افغان سرحدی علاقے ابا خیل سے آئل اینڈ گیس کمپنی کے 4 ملازمین کو اغواء کر لیا گیا تھا جن کی بازیابی کیلئے سکیورٹی فورسز کا علاقے میں سرچ آپریشن جاری تھا، اب خبر آئی ہے کہ مغویوں کو قتل کر دیا گیا ہے، ڈپٹی کمشنر شمالی وزیرستان نے تصدیق کرتے ہوئے بتایا ہے کہ اغواء ہونے والے آئل اینڈ گیس کمپنی کے چاروں ملازمین کو قتل کر دیا گیا ہے جن میں فورمین، ڈرائیور، ایف سی اہلکار اور مزدور شامل ہیں، ضلعی انتظامیہ کے مطابق اغواء ہونے والے ملازمین میں ایک مقامی اور باقی غیر مقامی ہیں، جنہیں آج ہی اغواء کیا گیا تھا۔

(روزنامہ آج)

فوجی عدالتوں سے سزا یافتہ پھانسی اور عمر قید کے 74 ملزمان رہا کرنے کا حکم

پشاور پشاور ہائی کورٹ نے ملٹری کورٹس سے سزائے موت اور عمر قید کی سزا پانے والے 74 ملزمان کی اپیلوں کو منظور کرتے ہوئے ملزمان کی رہائی کے احکامات جاری کر دیے۔ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وقار احمد سیٹھ اور جسٹس لال جان خٹک نے فوجی عدالتوں سے سزا یافتہ ملزمان کی اپیلوں پر سماعت کی۔ واضح رہے کہ ملزمان کو فوجی عدالت نے دہشت گردی کے مختلف واقعات میں ملوث ہونے پر سزائیں سنائی تھیں۔ تاہم ہائی کورٹ میں ملزمان کے خلاف جرم ثابت نہ ہونے پر مختصر فیصلہ سناتے ہوئے سزائیں کالعدم کر دیں۔ ڈان نیوز کو موصول ہونے والے 2 ملزمان کی عدالتی کارروائی کے مطابق دیر کے رہائشی زور آور خان نے اپنے چچا گل فراز کو فوجی عدالتوں کی جانب سے سنائی جانے والی سزائے موت کی سزا کے خلاف آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت پٹیشن دائر کی تھی۔ ملزم کے وکیل شبیر حسین کا کہنا تھا کہ ان کے موکل پر کلے مردان میں جنازہ گاہ میں خودکش دھماکے، جس میں رکن خیبر پختونخوا اسمبلی عمران محمد سمیت درجنوں افراد شہید ہوئے تھے، کی تیاری کرنے اور سہولت کاری کا الزام تھا۔ عدالتی فیصلے کے مطابق ملزم کے اعترافی بیان جو اس کے حراست کے کئی سالوں بعد ریکارڈ کیا گیا تھا کہ علاوہ کوئی شواہد موجود نہیں تھے۔ وکیل نے مزید بتایا کہ ہنگو کے احسان اللہ کی جانب سے ان کے چچا کی سزائے موت کے خلاف آرٹیکل 199 کے تحت دائر پٹیشن پر بھی عدالت نے گرفتاری کے سالوں بعد ریکارڈ کیے گئے اعترافی بیان کے علاوہ کوئی شواہد نہ موجود ہونے پر بری کر دیا۔ ان پر 2009، 2010 میں ہونے والے خودکش حملوں کی معاونت کرنے اور 2011 میں پولیس اہلکاروں پر حملے میں بھی سہولت کاری کا الزام عائد تھا۔ خیال رہے کہ یہ دونوں افراد ان 74 افراد میں شامل ہیں جنہیں عدالت نے آج بری کرنے کے احکامات جاری کیے۔ واضح رہے کہ 21 ویں آئینی ترمیم کے تحت قائم ہونے والی فوجی عدالتوں سے اب تک دہشت گردی میں ملوث کئی مجرموں کو سزائے موت سنائی جا چکی ہے، جن میں سے کئی افراد کو آرمی چیف کی جانب سے دی گئی توثیق کے بعد تختہ دار پر لٹکایا بھی جا چکا ہے۔ جنوری 2015 میں پارلیمنٹ نے 21 ویں آئینی ترمیم منظور کر کے فوجی عدالتوں کے دائرہ اختیار میں توسیع کرتے ہوئے دہشت گردوں کی فوجی عدالتوں میں سماعت کی منظوری دی تھی، جب کہ پہلے فوجی عدالتوں کو صرف فوجی اہلکاروں کے جرائم کی پاکستان آرمی ایکٹ (پی اے اے) 1952 کے تحت سماعت کا اختیار تھا۔ رواں سال 22 جنوری کو سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں سے سزائے موت پانے والے ملزمان کی اپیلوں کی سماعت کرتے ہوئے سزاؤں پر عمل درآمد روک دیا تھا اور فریقین کو نوٹس جاری کیے تھے۔ 18 ستمبر کو سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں کی جانب سے 4 ملزمان کو ملنے والی موت کی سزاؤں پر عملدرآمد عبوری طور پر روک دیا تھا۔ 19 ستمبر کو سپریم کورٹ نے فوجی عدالتوں سے سزا یافتہ مزید 3 ملزمان کی سزائے موت پر عملدرآمد روکنے کا حکم دے دیا تھا۔ 26 ستمبر کو سپریم کورٹ آف پاکستان نے فوجی عدالتوں سے سزا یافتہ 2 ملزمان کی سزائے موت پر عمل درآمد روکنے کا حکم دے دیا تھا۔ 15 اکتوبر کو بھی سپریم کورٹ نے دہشت گردی کے الزامات میں فوجی عدالتوں سے سزائے موت پانے والے 4 ملزمان کی اپیلیں سماعت کے لیے منظور کیں۔

(بشکریہ: ڈان اردو)

پولیس اہلکار کا نوجوان پر وحشیانہ تشدد

پشاور 27 اکتوبر 2018ء کو ریلوے سٹیشن میں کرکٹ کے تنازعہ پر پولیس اہلکار کے بدترین تشدد کے باوجود متعلقہ تھانے کی اپنی پیٹی بند کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا، جبکہ پولیس اہلکار نے ہسپتال پہنچ کر مجروح لڑکے کے ورثاء کے ساتھ ہاتھا پائی کے بعد قریبی تھانہ میں مقدمہ درج کرا دیا، لڑکے کے والدین نے صوبائی حکومت اور پولیس کے اعلیٰ حکام سے واقعہ کی انکوائری، اور پولیس اہلکار کے خلاف کارروائی کرنے کا مطالبہ کیا ہے، واقعات کے مطابق 23 اکتوبر کو سٹی ریلوے سٹیشن پر کرکٹ میچ کے دوران لڑائی میں ایک پولیس اہلکار نے آکر مخالف لڑکے کے ساتھ لڑائی کرنے پر 17 سالہ شاہ فیصل ولد ہدایت اللہ کو تشدد کا نشانہ بنایا جسے طبی امداد کیلئے ہسپتال پہنچایا گیا، ابھی اسے طبی امداد دی جا رہی تھی کہ پولیس اہلکار نے ہسپتال پہنچ کر مجروح کے رشتہ داروں سے ہاتھا پائی کی اور جا کر قریبی پولیس سٹیشن خان رازق میں ان کے خلاف مقدمہ درج کر لیا جبکہ ایل آر ایچ انتظامیہ کی جانب سے مجروح کی میڈیکل رپورٹ پیش نہیں کی گئی جس کی وجہ سے ابھی تک اہلکار کے خلاف مقدمہ درج نہ ہو سکا، مجروح شاہ فیصل کے والدین نے صوبائی حکومت اور آئی جی پی خیبر پختونخوا سے آزادانہ انکوائری اور انصاف فراہم کرنے کی اپیل کی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

لنڈی کوتل میں ایف سی اہلکار کی فائرنگ سے ایک شخص زخمی

خیبر ایجنسی 19 اکتوبر 2018ء کو خیبر تحصیل لنڈی کوتل میں مبینہ طور پر چاروازئی کے مقام پر ایف سی اہلکار کی فائرنگ سے ایک شخص زخمی ہو گیا، خلیج نامی شخص کو پاؤں میں گولی لگی، ذرائع کا کہنا ہے کہ زخمی کو ابتدائی طبی امداد کیلئے لنڈی کوتل ہسپتال منتقل کر دیا گیا، بتایا گیا ہے کہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ایف سی اہلکاروں نے دوران تلاشی مذکورہ شخص کو گاڑی سے اتارا تو مزاحمت پر ایف سی اہلکار نے جوابی کارروائی کے دوران فائرنگ کر دی اس حوالے سے ایف سی حکام کے ساتھ رابطہ کیا گیا لیکن ان کا موقف معلوم نہ ہو سکا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

لڑکے کو اغواء کر لیا گیا

پشاور 25 اکتوبر 2018ء کو فقیر آباد کے علاقہ بشیر آباد میں دوستی سے انکار سے اوباش افراد نے کمسن لڑکے کو موٹر کار میں اغواء کر کے حجرے میں محبوس کر دیا، مغوی لڑکا موقع پا کر اغواء کاروں کے چنگل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا، پولیس نے واقعہ کی رپورٹ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی، بشیر آبد صندو گڑھی کے رہائشی عباس نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ بخشو پل کا رہائشی راجہ نامی شخص اسے موبائل پر فون کر کے فحش باتیں کرتا ہے اور زبردستی مجھے اپنے ساتھ دوستی کرنے پر مجبور کرتا ہے، مگر میری جانب سے دوستی سے انکار کرنے پر گزشتہ روز وہ صندو گڑھی میں موجود تھا کہ راجہ اپنے دیگر مسلح ساتھیوں کے ہمراہ وہاں آیا اور مجھے زبردستی اٹھا کر موٹر کار میں ڈال کر اپنے حجرے لے آیا اور مجھے ایک کمرے میں محبوس کرتے ہوئے بند کر دیا، بعد میں موقع پا کر میں وہاں سے بھاگ آیا ہوں، پولیس نے مدعی کی رپورٹ پر ملزم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ آج)

دو ماہ گزرنے کے باوجود آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور

غذر غذر، بدصوات (معراج عباسی) غذر کے بالائی تحصیل اشکومن کے بالائی گاؤں بدصوات کے سیلاب متاثرین دو ماہ گزرنے کے باوجود آسمان تلے زندگی گزارنے پر مجبور ہے۔ متاثرین سیلاب زدگان کو اشیائے خورد نوش، صحت، روڑ کے علاوہ رہائشی مکانات کے حوالے سے شدید مشکلات درپیش ہے۔ سیلاب نے جہاں بدصوات گاؤں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا وہاں ان علاقوں کو جانے والی واحد سڑک بھی بلہنز سے لیکر بدصوات تک تباہی سے دوچار ہوگئی جسکی وجہ سے علاقے میں آمد و رفت کے سنگین مسائل پیدا ہوئے۔ بدصوات میں موجود مڈل سکول بھی جھیل کی پانی میں ڈوبنے سے گاؤں کے بچے تعلیم جیسی نعمت سے محروم ہو گئے ساتھ ساتھ بدصوات سے آگے کئی گاؤں بھی سیلاب کی وجہ سے شدید متاثر ہوئے اور جھیل کے اوپر واقع برست گاؤں جہاں پر تقریباً 60 کے قریب گھرانے آباد ہے اور متاثرین بھی اس وقت اسی گاؤں میں پناہ لیے ہوئے ہیں اور تباہ کن سیلابی ریلے نے نہ صرف بدصوات گاؤں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا بلکہ برست گاؤں کے مکینوں کو بھی شدید متاثر کیا جسکی وجہ سے برست گاؤں کے تمام ترا یریگیشن چینلز جہاں سے گاؤں کی زمینوں کے لیے پانی آتا تھا تمام کے تما چینلز تباہ ہو گئے اور آپ دوبارہ نئے چینلز لانے کا کوئی ذریعہ ہی موجود نہیں ہے اور برست گاؤں سے تقریباً ہزار سے بارہ سو فٹ کے فاصلے پر گلیشر موجود ہے جیسے دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ اگلے سال اس سے بھی زیادہ تباہ کن سیلاب آنے کے امکانات نظر آتے ہیں کیونکہ گلیشر سے سارا دن دھواں نکلتا ہے ایک طرف برست گاؤں کے تمام اریگیشن چینلز سیلابی ریلے میں بہہ گئے ہیں تو دوسری جانب سیلابی ریلے کی کٹاؤ سے سینکڑوں کنال اراضی بھی تباہ ہوگئی ہے اگر نالے میں پھر سیلاب آنے کی صورت میں گاؤں برست کو بھی بہہ لے جائے گا اور برست گاؤں کے تقریباً 60 گھرانے بھی بے گھر ہونگے کیونکہ اس سال واٹر چینلز سیلابی ریلے میں بہہ جانے سے برست گاؤں میں آلو کی فصل مکمل طور پر تباہ ہوگئی ہے کیونکہ اس گاؤں میں رہنے والوں کا دارومدار صرف آلو پر ہوتا ہے اور یہاں کے مکین آلو اُگا کر گزارہ کرتے ہیں لیکن اس سال گاؤں میں آلو کی پیداوار انتہائی کم ہوگئی ہے اور گاؤں میں فی سو کے جی بوری 13 روپے کی فروخت ہو رہی ہے جبکہ آلو لینے والے ٹھیکداروں کے لیے بھی شدید مسائل کا سامنا ہے کیونکہ روڑ نہ ہونے کی وجہ سے ٹریکٹر میں صرف 16 بوریاں لوڈ ہوتی ہے اور ایمت گاؤں تک چار ہزار کرایہ لیا جاتا ہے کیونکہ روڑ کی خستہ حالی کی وجہ سے علاقے کے مکینوں کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ علاقے میں سردیاں شروع ہوئی ہے اور پہاڑوں پر برفباری ہو رہی ہے لیکن ابھی تک متاثرین کو کسی بھی قسم کی مراعات نہیں دی گئی ہے علاقے میں این ڈی ایم اے کی جانب سے کچھ ٹینٹ دیئے گئے ہیں لیکن وہ متاثرین کے استعمال کے بجائے ایک جگے میں ٹال کر کے رکھے ہیں علاقے میں شیلٹرز بنانے کا کام انتہائی سست روی کا شکار ہے ابھی تک ایک بھی شلٹرز نہیں بنانا ہے جبکہ علاقے میں شدید سردی کی لہر شروع ہوگئی ہے برفانی ہواؤں کی وجہ سے سردی اس قدر زیادہ ہوگئی ہے متاثرین کے لیے ٹینٹوں میں رہنا ناممکن ہو گیا ہے کیونکہ یہ سارا علاقہ متاثر ہے صرف 42 گھرانے ہی متاثر نہیں ہے بلکہ بلہنز سے آگے جتنے بھی گاؤں ہے سب کے سب متاثر ہے۔ یہاں کے عوام کا کہنا ہے کہ ابھی تک ہمارے کوٹے کے گندم سول سپلائی نے نہیں دی ہے علاقے میں میڈیکل کی کوئی سہولیات موجود نہیں ہے ایسے میں کوئی بیمار ہوتا ہے تو اسے ایمت گاؤں تک پہنچنے میں کم از کم تین سے چار گھنٹے لگتے ہیں راستہ انتہائی خستہ حالی کا شکار ہے صرف این ڈی ایم اے نے روڑ پاس کیا ہے لیکن اس روڑ پر سفر کر کے ایک تندرست آدمی بھی بیماری کا شکار ہوتا ہے تو ایک بیمار کی کیا حالت ہوگی۔ علاقے کے مکینوں کا کہنا ہے کہ صرف متاثرین کو فوڈ ایٹم دیئے گئے ہیں لیکن اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ملا ہے انہوں نے گلگت بلتستان کی صوبائی حکومت سے اپیل کرتے ہوئے کہا ہے کہ سردیوں کے شروع ہونے اور برفباری سے قبل بدصوات سمت تمام علاقوں میں ادویات، راشن اور متاثرین کے لیے شلیٹرز فوری طور پر بنایا جائے کیونکہ کچھ ہی دنوں بعد برفباری ہوگی جسکی وجہ سے علاقے میں زمینی رابط بھی منقطع ہونے کے امکانات ہے عوام کا کہنا ہے کہ علاقے میں ٹیلی کمیونیکشن کی کوئی سہولت موجود نہیں کوئی بھی خطرناک حالات پیدا ہونے کی صورت میں ہم کسی سے رابط نہیں کر سکتے ہیں اس لیے علاقے میں فوری طور پر موبائل سسٹم لگایا جائے۔

(بشکریہ: ڈان اردو)

تین افراد پر پولیس کا تشدد

بونیر 5 نومبر کو بونیر میں دوست سے ملنے کیلئے جانے والے سوات کے تین بیگناہ افراد کو بونیر پولیس نے شدید تشدد کا نشانہ بنایا، بونیر پولیس کے تشدد کا نشانہ بننے والے اوڈیگرام کے اکرام علی، محمد کریم اور انور سید نے بونیر پولیس کے خلاف آر پی او پولیس ملاکنڈ ڈویژن کو درخواست دی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ روز وہ ایک دوست سے ملنے بونیر گئے تھے کہ چینگلئی کے مقام پر سادہ لباس میں دو پولیس اہلکاروں نے ان کو روکا اور کہا کہ آپ لوگ شکل سے دہشت گرد لگ رہے ہیں، اس پر انھوں نے پولیس اہلکاروں کو اپنے شناختی کارڈ دکھائے جس کے بعد انہوں نے پولیس موبائل کو کال کی جس میں ان کو بٹھا کر تھانے لے جایا گیا اور رات بھر شدید تشدد کا نشانہ بنایا، پھر ایم پی اے سردار حسین بابک نے تھانہ آکر پولیس کو بتایا کہ یہ تو سوات کے مہمان ہیں جس کے بعد پولیس والوں نے ان کیخلاف مقدمی درج کر کے چھوڑ دیا، درخواست میں آر پی او سے اس بارے تحقیقات کرنے اور دادرسی کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

(روزنامہ مشرق)

طالبعلم کی ہلاکت پر کاروائی کا مطالبہ

چارسدہ 28 اکتوبر 2018ء کو پشاور ہسپتال میں ڈکٹروں کی غفلت سے ترنگزئی کے رہائشی جواں سال طالب علم کی ہلاکت پر ان کے بھائیوں نے چیف جسٹس آف پاکستان اور صوبائی حکومت سے ذمہ دار ڈاکٹران کے خلاف سخت ایکشن لینے اور انہیں انصاف کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے اس حوالے سے میروزئی ترنگزئی چارسدہ کے رہائشی عدنان ربانی نے اخباری بیان میں وزیر اعظم، چیف جسٹس آف پاکستان، وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، وزیر صحت، اور پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سے ان کے بھائی کے غلط آپریشن سے موت واقعہ ہونے کی جوڈیشل انکوائری اور ہسپتال انکوائری ککے چیئر مین ڈاکٹر عبدالمالک کو ہٹانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ان کے بھائی کا انتقال پوٹاشیم لیول ہائی ہونے کی وجہ سے ہوا۔

(روزنامہ آج)

وکلاء کی ہڑتال

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن کے وکلا نے فیصل آباد میں ہای کورٹ بینچ کے قیام کے حوالے سے فیصل آباد بار سے اظہار یک جہتی کے لیے چھٹے روز بھی ہڑتال کی۔ اس موقع پر کوئی بھی وکیل عدالتوں میں پیش نہیں ہوا۔ وکلا کا کہنا ہے کہ ہای کورٹ بینچ کے قیام تک احتجاج جاری رہے گا اور کوی وکلا عدالتوں میں پیش نہیں ہوگا۔

(اعجاز اقبال)

تنخواہ بندش پر چوکیدار نے سرکاری سکول پرنسپل کا دفتر جلا ڈالا

پشاور 6 نومبر کو گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نمبر 2 پشاور کینٹ کے چوکیدار نے تنخواہ بند ہونے کی بناء پر پرنسپل کے آفس سے 60 ہزار روپے کی نقدی چوری کر لی اور آفس کو نذر آتش کر کے فرار ہو گیا، آتشزدگی کی نتیجے میں قیمتی سامان اور سرکاری ریکارڈ بھی جل کر خاکستر ہو گیا، پولیس نے مقدمہ درج کر کے ملزم کی تلاش شروع کر دی ہے، گورنمنٹ گرلز ہائیر سیکنڈری سکول نمبر 2 پشاور کینٹ کی پرنسپل نذاکت فیض زوجہ میاں فیض ساکن حیات آباد نے رپورٹ درج کراتے ہوئے غربی پولیس کو بتایا کہ گزشتہ روز وہ گھر میں موجود تھی کہ اس دوران اطلاع ملی کہ سکول میں آگ لگی ہے اور جب وہ سکول پہنچی تو آگ پر امدادی ٹیموں نے قابو پالیا تھا لیکن الماری سے 60 ہزار روپے غائب تھے جبکہ آتشزدگی کے نتیجے میں سرکاری ریکارڈ اور قیمتی سامان بھی جل کر خاکستر ہو گیا تھا پرنسپل نے پولیس کو بتایا کہ اس نے غیر حاضری کی بنیاد پر سکول چوکیدار آصف خان ولد یعقوب خان سکنہ نوتھیہ کی تنخواہ بند کی تھی اور یہ واردات بھی اسی نے کی ہے، پولیس کے مطابق پرنسپل کی درخواست پر سکول چوکیدار کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش شروع کر دی گئی ہے۔

(روزنامہ آج)

خواجہ سراؤں کی گاڑی پر فائرنگ

کوہاٹ 7 نومبر کو کوہاٹ میں شادی کے پروگرام سے واپس آنے والے خواجہ سراؤں کی گاڑی پر نامعلوم افراد کی فائرنگ، گاڑی کو شدید نقصان پہنچا تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، پولیس تھانہ کینٹ میں عمران شبیر عرف مانو کی طرف سے درج رپورٹ کے مطابق وہ بائی زئی سے پروگرام ختم کر کے آدھی رات کو گاڑی میں واپس کوہاٹ آرہے تھے کہ جب وہ بنوں گیٹ چوکی کے قریب پہنچے تو نامعلوم افراد نے ان کی گاڑی پر فائرنگ کر دی جس سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا البتہ گاڑی کو شدید نقصان پہنچا۔

(روزنامہ آج)

شوہر نے غیرت کے نام پر بیوی کو قتل کر دیا

پشاور 25 اکتوبر 2018ء کو تھانہ پہاڑی پورہ کی حدود علاقہ گل آباد نمبر 2 میں شوہر نے غیرت کے نام پر اپنی بیوی کو موت کے گھاٹ اتار دیا، پولیس کے مطابق مقتولہ کی والدہ مسماۃ نگینہ زوجہ صادق حسین ساکن چوک شادی پیر نے گزشتہ روز تھانہ پہاڑی پورہ پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ اس کی بیٹی مسماۃ (ث) گزشتہ روز گل آباد میں گھر سے قریبی ہمسایوں کے گھر گئی ہوئی تھی اس کا خاوند نوراللہ عرف عمران اسے لینے کیلئے ہمسایوں کے گھر گیا جہاں پر دونوں کے درمیان تلخ کلامی ہوئی جس پر ملزم نوراللہ نے پستول سے فائرنگ کر کے اسے قتل کر دیا، پولیس کے مطابق ملزم نے ناجائز تعلقات کی بناء پر اپنی بیوی کو قتل کیا ہے کیونکہ جس گھر میں خاتون کو قتل کیا گیا ہے وہاں پولیس پہلے سے قحبہ خانے چلانے والوں کے خلاف کاروائی کر چکی ہے اور اس گھر میں موجود تین خواتین کو بھی گرفتار کر کے شامل تفتیش کر لیا گیا ہے۔

(روزنامہ مشرق)

باپ نے فائرنگ کر کے بیٹی کو قتل

مردان 19 اکتوبر 2018ء کو کاٹلنگ کے علاقہ شکر تنگی میں باپ نے فائرنگ کر کے اپنی جواں سال بیٹی کو موت کے گھاٹ اتار دیا، 16 سالہ مسماۃ (ن) گھر میں موجود تھی کہ اس کے والد شیر علی نے اس پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں وہ موقع پر دم توڑ گئی، قتل کی وجہ فوری طور پر معلوم نہ ہو سکی، تھانہ کاٹلنگ نے مقتولہ کی والدہ کی رپورٹ پر اس کے والد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ مشرق)

4 سالہ معصوم بچی سے زیادتی، ملزم گرفتار

ٹانک 22 اکتوبر 2018ء کو ایک اور حوا کی بیٹی درندگی کی بھینٹ چڑھ گئی، نواحی گاؤں چھینہ کی 4 سالہ معصوم بچی سے زیادتی کی گئی، اہل علاقہ نے نیم بے ہوشی کی حالت میں بچی کو بازیاب کرا کے ملزم کو پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا، پولیس نے نامزد ملزم کیخلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی، ٹانک کے علاقہ چھینہ کے رہائشی اللہ نواز نے پولیس کو بتایا کہ میری چار سالہ بچی علیشاہ قرآن مجید کے سبق کیلئے مسجد جا رہی تھی کہ ملزم محمد شفیق ولد محمد جان نے زبردستی پکڑ کر قریبی حجرے لے گیا اور بچی کو زیادتی کا نشانہ بنایا، شور شرابا سن کر اہل علاقہ نے ملزم کا گھیراؤ کر کے نیم بے ہوشی کی حالت میں بچی کو برآمد کر کے ملزم کو دھر لیا۔ پولیس نے ملزم کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔

(روزنامہ آج)

پولیس چھاپوں کے خلاف صوابی خواجہ سراؤں کا مظاہرہ

صوابی 24 اکتوبر کو صوابی پولیس کی جانب سے محفلوں پر چھاپوں کے خلاف خواجہ سراؤں نے احتجاجی مظاہرہ کیا، گزشتہ شب خواجہ سراؤں نے موضع باچا بام خیل صوابی اور موضع کڈی میں کھلے عام کھیتوں میں ڈانس محفل سجا رکھی تھی کہ اطلاع ملنے پر پولیس نے چھاپہ مارا جس پر خواجہ سراء سراپا احتجاج بن گئے، بعد ازاں خواجہ سراء ایسوسی ایشن کی ضلعی صدر سدرہ کی قیادت میں وفد نے ڈی پی او صوابی اور ڈی ایس پی صوابی سے ملاقات کی، تعاون کی یقین دہانی پر احتجاج ختم کر دیا، ڈی پی او صوابی خالد خان ہمدانی اور ڈی ایس پی نے وفد کو یقین دلایا کہ پولیس ان کو سکیورٹی فراہم کرنے کے حوالے سے تعاون کریگی۔ لہذا خواجہ سراء بھی کھیتوں جیسے کھلے عام اور غیر محفوظ مقامات پر محفلیں سجانے کی بجائے محفوظ مقامات پر تقریبات کا انعقاد کریں۔

(روزنامہ مشرق/آج)

باجوڑ میں دھماکہ، 4 لیویز اہلکار زخمی

باجوڑ ایجنسی 29 اکتوبر 2018ء کو باجوڑ کی تحصیل ناوگئی کے علاقہ کمانگرہ میں تحصیلدار کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ سے 4 لیویز اہلکار زخمی جبکہ تحصیلدار بال بال بچ گئے، زخمیوں میں 2 اہلکاروں کی حالت تشویشناک ہے جنہیں پشاور روانہ کر دیا گیا، باجوڑ کے ڈپٹی کمشنر عثمان محسود کے مطابق پیر کی صبح باجوڑ کے تحصیل ناوگئی علاقہ کمانگرہ چہارمنگ میں سڑک کے کنارے تحصیلدار عبدالحسیب خان کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ اس وقت ہوا جب تحصیلدار عبدالحسیب خان اپنی سکیورٹی سکواڈ کے ہمراہ چہارمنگ کے ایک سکول میں پہلے سے نصب بم ناکارہ بنانے کیلئے جا رہے تھے جس کے نتیجے میں چار لیویز اہلکار زخمی ہو گئے جبکہ تحصیلدار عبدالحسیب خان بال بال بچ گئے، زخمیوں کو علاج معالجے کیلئے ہیڈ کوارٹر ہسپتال خار منتقل کیا گیا ہے، زخمیوں میں سپاہی اسماعیل، سپاہی سلیمان، سپاہی عبدالصمد اور سپاہی ریاض شامل ہیں۔ (روزنامہ آج)

تعلیم کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے

جاوید چودھری

بھارت میں منموہن سنگھ کی حکومت نے ایک دلچسپ کام کیا، حکومت نے پرائیویٹ اسکولوں میں انتہائی غریب بچوں کا کوٹہ طے کر دیا، یہ کوٹہ 25 فیصد ہے جس کے بعد بھارت کے تمام پرائیویٹ اسکول غریب بچوں کو امیر بچوں کے ساتھ معیاری تعلیم دینے پر مجبور ہو گئے، یہ ایک قدم بھارت کے لاکھوں غریب خاندانوں کو جہالت اور غربت سے باہر لے آیا، اگر بھارت یہ انقلاب لا سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں لا سکتے چنانچہ میں سمجھتا ہوں ہم اگر کوشش کریں تو ہم پاکستان کے نظامِ تعلیم میں انقلاب برپا کر سکتے ہیں۔

روزگار کے بعد تعلیم ہمارا دوسرا بڑا مسئلہ ہے، ہمیں اس مسئلے کے حل کے لیے سب سے پہلے کھلے دل سے یہ تسلیم کرنا ہو گا حکومت اب سرکاری اسکول اور کالج نہیں چلا سکتی، ہمارا سرکاری نصاب، سرکاری استاد، اسکولوں کی سرکاری عمارتیں اور سرکاری سوچ پرانی ہو چکی ہے، حکومت اگر آج اسکولوں کی عمارتوں کی مرمت کرنا چاہے، یہ اسکولوں میں باتھ رومز، پلے گراؤنڈز، لائبریریاں، لیبارٹریاں اور کلاس رومز بنانا چاہے تو ہمیں دو سال کا پورا قومی بجٹ چاہیے، ہمیں صرف عمارتوں کی مرمت کے لیے فوجی بجٹ کے برابر رقم درکار ہے اور یہ ظاہر ہے ممکن نہیں۔

دوسرا، ہمارے سرکاری اسکول روایتی لحاظ سے 1960ء کی دہائی سے آگے نہیں نکل سکے جب کہ زمانہ بل گیٹس اور سٹیو جابز کے دور میں داخل ہو چکا ہے، آج کمپیوٹر، آئی پیڈ اور آئی فون، ڈیجیٹل لائبریری، ملٹی میڈیا اور ای لائبریری کے بغیر تعلیم ممکن نہیں اور ہمارے قصباتی اور دیہاتی اسکول ان سہولتوں سے صدیوں دور ہیں، ہم دنیا بھر سے سالانہ پانچ ارب ڈالر لے لیں تو بھی ہم ملک کے تمام سرکاری اسکولوں کو یہ سہولتیں فراہم نہیں کر سکتے۔

تیسرا، سرکاری اسکولوں سے جنم لینے والے بچوں اور پرائیویٹ اداروں سے فارغ ہونے والے طالب علموں میں کلچر، سوچ، اعتماد اور علم کا دس ہزار کلومیٹر طویل فرق ہے، یہ دونوں صدیوں کی دوری پر ہیں، اس دوری کے دو نقصان ہو رہے ہیں، ہمارے سرکاری اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں سے نکلنے والے نوجوان ڈگریوں کے باوجود بیروزگار رہتے ہیں جب کہ پرائیوٹ اداروں سے جدید تعلیم حاصل کرنے والے نوجوانوں کو یورپ، امریکا اور عرب ریاستیں بھاری تنخواہوں پر لے جاتی ہیں اور یوں ملک میں خلا پیدا ہو رہا ہے۔

حکومت کو فوری طور پر گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن کا معیار بڑھا دینا چاہیے، گریجوایشن کے کورس اور امتحانات اتنے سخت ہونے چاہئیں کہ کالج میں داخل ہونے والے صرف تیس فیصد طالب علم گریجوایشن کر سکیں باقی طالب علم ایف اے یا ایف ایس سی کے بعد کام یا کاروبار کریں، یونیورسٹیوں کا پورا سلیبس ریسرچ پر شفٹ کر دیا جائے، یونیورسٹی میں کسی طالب علم کا امتحان نہ ہو، یہ پی ایچ ڈی اسٹوڈنٹس کی طرح کسی ایک موضوع پر ریسرچ کریں، ملک کے اعلیٰ ترین دماغ ان کا طویل انٹرویو لیں، ان کی ریسرچ کی پڑتال کریں اور جس کی محنت اور کام سے مطمئن ہوں صرف اسے ڈگری دی جائے، یونیورسٹی کو یونیورسٹی ہونا چاہیے ڈگریاں تقسیم کرنے اور بیروزگاری پھیلانے کی فیکٹری نہیں۔ ملک کی تمام یونیورسٹیوں کے انڈومنٹ فنڈز ہونے چاہئیں اور یونیورسٹیوں کو اپنے اخراجات ان فنڈز سے پورے کرنے چاہئیں۔ یونیورسٹیوں کی تعلیم مہنگی بھی ہونی چاہیے تاہم جو طالب علم اپنی ذہانت اور محنت ثابت کرتا جائے اس کی فیس معاف ہوتی جائے اور آخر میں اسے حکومت یا یونیورسٹی کی طرف سے رول ماڈل اسکالرشپ دیا جائے۔ یونیورسٹی میں بھی اسکولوں اور کالجوں کی طرح پچاس فیصد طالبعلم بھاری فیس ادا کریں، پچیس فیصد کی فیس آدھی ہو جب کہ باقی پچیس فیصد غریب مگر ذہین طالب علموں کی فیس معاف کر دی جائے۔

دو، یہ نام نہاد پڑھے لکھے، مایوس غریب نوجوان نوکریاں چاہتے ہیں لیکن ان میں جدید زمانے کی نوکریوں کی اہلیت نہیں ہوتی اور ان کی یہ مایوسی ملک کو خانہ جنگی کی طرف لے جا رہی ہے چنانچہ ہمیں کھلے سے دل سے ماننا پڑے گا کہ ہمارے ملک میں اب کوئی حکومت سرکاری اسکول نہیں چلا سکے گی اور کوئی حکومت پرائیویٹ ادارے بھی بند نہیں کر سکے گی مگر اب سوال یہ ہے کہ اس صورتحال کا حل کیا ہے، اس کا حل بہت سیدھا اور آسان ہے۔

حکومت کو چاہیے یہ فوری طور پر پرائمری سے یونیورسٹی تک تمام تعلیم پرائیویٹائز کر دے، ملک میں پانچ ہزار تعلیمی کمپنیاں بنائی جائیں، یہ کمپنیاں سرمایہ جمع کریں اور پورے ملک میں اسکول اور کالج کھولیں، حکومت پورے ملک یا پورے صوبے کے لیے جدید ترین یکساں تعلیمی سلیبس بنوائے اور پورے ملک یا پورے صوبے کے تمام پرائیویٹ اسکولوں میں صرف اور صرف یہ سلیبس پڑھایا جائے، تعلیمی کمپنیاں ہر محلے میں، ہر گاؤں میں یا پھر ہر اس علاقے میں جہاں پانچ سو بچے موجود ہیں وہاں اسکول کھولیں، اسکول کی عمارت اور سہولتیں پورے ملک میں ایک جیسی ہوں اور محلے اور گاؤں کے بچے صرف اپنے محلے کے اسکول میں داخلہ لے سکیں، یہ دوسرے محلے یا گاؤں کے دوسرے اسکول میں داخل نہ ہو سکیں۔

یہ اسکول پچاس فیصد طالب علموں سے پوری فیس لیں، پچیس فیصد طالب علموں سے آدھی فیس لی جائے اور پچیس فیصد ایسے طالب علم جو فیس ادا نہیں کر سکتے، ان کی تعلیم مفت ہو۔ اس اقدام سے پورے ملک کے بچے ایک ہی قسم کی تعلیم حاصل کریں گے جس سے طبقاتی نظام تعلیم ختم ہو جائے گا، بچے محلے کے اسکول میں پیدل جائیں گے جس سے والدین بچوں کو اسکول چھوڑنے کی زحمت سے بھی بچ جائیں گے اور ٹریفک اور پٹرول کا خرچ بھی کم ہو جائے گا اور غریب طالب علم بھی جدید تعلیم حاصل کر سکیں گے۔ حکومت سرکاری اساتذہ کو پرائیویٹ اسکولوں میں شفٹ کر سکتی ہے جس سے اساتذہ کی نوکریاں بھی بچ جائیں گی۔

ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے حکومت تعلیمی بجٹ کا کیا کرے؟ حکومت فوری طور پر تعلیم اور اسپورٹس کا بجٹ ایک جگہ اکٹھا کرے، اس بجٹ سے انڈومنٹ فنڈ قائم کرے، اس فنڈ میں ہر سال تعلیم اور اسپورٹس کا بجٹ ڈال دیا جائے یوں اس فنڈ میں ہر سال اضافہ ہوتا رہے گا، حکومت اس فنڈ سے سلیبس پر ریسرچ کرائے، پورے صوبے کے ٹیچرز کو جدید ٹریننگ دے، مفت تعلیم پانے والے بچوں کو یونیفارم، جوتے اور کتابیں فراہم کرے، ملک میں سستے آئی پیڈ، لیپ ٹاپ، ڈیجیٹل لائبریریاں اور ای لائبریریاں تیار کروائے اور طالب علموں کو فراہم کرے۔

دنیا کی مشہور کتابیں بڑے پیمانے پر شائع کروا کر طالب علموں میں تقسیم کرے' پانچ سو گھروں کے درمیان ایک چھوٹا اسپورٹس اسٹیڈیم' چھوٹا سا پارک اور چھوٹی سی لائبریری بنوائے' حکومت امتحانات کا سسٹم اپنے ہاتھ میں رکھے' پورے ملک یا پورے صوبے میں ایک مضمون کا امتحان ایک ہی دن ہو اور یہ دن کسی بھی صورتحال میں تبدیل نہ کیا جائے' اس سے ملک یا صوبے بھر کے والدین کو بھی اپنا شیڈول تیار کرنے میں سہولت ہو جائے گی اور بچے بھی داخلے سے قبل امتحان کے دنوں سے واقف ہوں گے۔

حکومت اس فنڈ سے دیہاتی علاقوں میں کام کرنے والے اساتذہ کو مکان بنوا کر دے اور انھیں دو' دو ایکڑ مفت زمین بھی دے یوں استاد خوشی سے شہروں سے دیہات میں چلے جائیں گے' کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم کو لیپ ٹاپ پر شفٹ کر دیا جائے' کوئی طالب علم اس وقت تک کالج میں داخل نہ ہو سکے جب تک اس کے پاس لیپ ٹاپ نہ ہو' اس اقدام سے ملک میں تعلیم کے معیار میں بھی اضافہ ہوگا اور ملک میں لیپ ٹاپ انڈسٹری بھی ڈویلپ ہوگی اور اس سے نئی جابز کھلیں گی۔

میں ملک کی مختلف یونیورسٹیوں میں جاتا رہتا ہوں' میں وہاں طالب علموں کی ذہنی اور علمی صورتحال دیکھ کر شدید افسوس کا شکار ہوتا ہوں' ہمیں یہ ماننا پڑے گا ہمارا یونیورسٹی طالب علم نالج' ٹیکنالوجی اور اعتماد میں یورپ کے پرائمری نوجوان تک کا مقابلہ نہیں کر سکتا' میں ہر کلاس سے پوچھتا ہوں ''آپ میں کتنے لوگ کتاب اور اخبار پڑھتے ہیں'' پوری کلاس سے بمشکل ایک آدھ ہاتھ اٹھتا ہے اور اس کا مطالعہ بھی چند سطحی ناولوں تک محدود ہوتا ہے' یہ لوگ کورس میں شامل کتابیں تک نہیں پڑھتے' ان کا کورس نالج نوٹس تک محدود ہوتا ہے اور یہ نوٹس بھی یونیورسٹیوں میں دس دس' پندرہ پندرہ سال سے فوٹو اسٹیٹ ہو رہے ہیں۔

حکومت کو فوری طور پر گریجوایشن اور پوسٹ گریجوایشن کا معیار بڑھا دینا چاہیے' گریجوایشن کے کورس اور امتحانات اتنے سخت ہونے چاہئیں کہ کالج میں داخل ہونے والے صرف تیس فیصد طالب علم گریجوایشن کر سکیں باقی طالب علم ایف اے یا ایف ایس سی کے بعد کام یا کاروبار کریں' یونیورسٹیوں کا پورا سلیبس ریسرچ پر شفٹ کر دیا جائے' یونیورسٹی میں کسی طالب علم کا امتحان نہ ہو' یہ پی ایچ ڈی اسٹوڈنٹس کی طرح کسی ایک موضوع پر ریسرچ کریں' ملک کے اعلیٰ ترین دماغ ان کا طویل انٹرویو لیں' ان کی ریسرچ کی پڑتال کریں اور جس کی محنت اور کام سے مطمئن ہوں صرف اسے ڈگری دی جائے' یونیورسٹی کو یونیورسٹی ہونا چاہیے ڈگریاں تقسیم کرنے اور بیروزگاری پھیلانے کی فیکٹری نہیں۔

ملک کی تمام یونیورسٹیوں کے انڈومنٹ فنڈز ہونے چاہئیں اور یونیورسٹیوں کو اپنے اخراجات ان فنڈز سے پورے کرنے چاہئیں۔ یونیورسٹیوں کی تعلیم مہنگی بھی ہونی چاہیے تاہم جو طالب علم اپنی ذہانت اور محنت ثابت کرتا جائے اس کی فیس معاف ہوتی جائے اور آخر میں اسے حکومت یا یونیورسٹی کی طرف سے رول ماڈل اسکالرشپ دیا جائے۔ یونیورسٹی میں بھی اسکولوں اور کالجوں کی طرح پچاس فیصد طالبعلم بھاری فیس ادا کریں' پچیس فیصد کی فیس آدھی ہو جب کہ باقی پچیس فیصد غریب مگر ذہین طالب علموں کی فیس معاف کر دی جائے۔

یونیورسٹیوں میں کسی ڈیپارٹمنٹ کے کسی سیشن میں تیس سے زائد طالب علم نہ لیے جائیں اور یونیورسٹی میں داخلے کے لیے عمر کی حد بھی ختم کر دی جائے' کوئی بھی شخص مرنے تک یونیورسٹی میں داخل ہو سکے' اس سے بھی صرف اہل لوگ یونیورسٹی آ سکیں گے' حکومت پرائمری سے لے کر یونیورسٹی تک ہر کلاس کے لیے لٹریچر' نان فکشن' آٹو بائیوگرافی اور سائنس کی دس کتابیں لازم قرار دے دے' پہلی جماعت سے لے کر دسویں جماعت تک دنیا کا قدیم لٹریچر پڑھایا جائے اور دسویں کے بعد یونیورسٹی تک جدید ترین بیسٹ سیلر کتابیں پڑھائی جائیں' ان کتابوں کا بے شک امتحان نہ ہو لیکن طالب علموں کے لیے یہ کتابیں پڑھنا ضروری ہوں۔

اسکولوں میں اسپورٹس لازم ہو' تمام طالب علم کوئی نہ کوئی کھیل کھیلیں اور ہر سال کھیلوں کے میلے ضرور ہوں اور ان میں تمام تعلیمی ادارے حصہ لیں' تمام سرکاری اسکولوں کو ووکیشنل اداروں میں تبدیل کر دیا جائے' یہ اسکول چیمبر آف کامرس' شہر کے تاجروں اور انڈسٹریل زونز کے حوالے کر دیے جائیں' حکومت جدید ترین ووکیشنل سلیبس بنوائے اور شہروں کے تاجر اسکولوں کی عمارت میں بے کار نوجوانوں کو ووکیشنل تعلیم دلوانا شروع کر دیں۔

ہائی اسکول کے طالب علموں کے لیے بھی ان اداروں میں دو گھنٹے ٹریننگ لازمی ہو' طالب علم ان اداروں میں صرف سائیکل پر آ سکیں' اس سے کلاس ڈیفرنس بھی ختم ہوگا' طالب علموں کی ورزش بھی ہو جائے گی' ملک میں سائیکل کی انڈسٹری بھی فروغ پائے گی اور پٹرول کی بچت بھی ہوگی' ہر ووکیشنل سینٹر کوئی ایک انڈسٹری بھی پروان چڑھائے' اس سے طالب علموں کو ٹیکنیکل نالج بھی ملے گا' اسپیشلائزیشن بھی ہوگی اور انڈسٹری بھی ترقی کرے گی۔ (بشکریہ: ایکسپریس اردو)

جہد حق پڑھنے والے توجہ کریں

- آپ نے اس شمارہ کا مطالعہ کیا۔ جو خامیاں / کمزوریاں آپ کو نظر آئی ہوں۔ ان کی نشاندہی خط کے ذریعے سے کیجئے۔
- آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ / اطلاع ہمیں اس رسالہ میں چھپنے والا رپورٹ فارم پُر کر کے بذریعہ ڈاک روانہ کر سکتے ہیں۔ حقائق اچھی طرح سے تصدیق کر کے لکھیں۔

HRCP کارکن متوجہ ہوں

''جہد حق'' کے لیے رپورٹ فارم کے مطابق کوائف پر مبنی رپورٹیں، خبریں، تصاویر یا انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق دیگر مواد مہینے کے تیسرے ہفتہ تک پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکزی دفتر میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ یہ اگلے شمارے میں شائع کیا جا سکے۔

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

''ایوان جمہور'' 107 - ٹیپو بلاک،

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

جہد حق کا تازہ شمارہ اور پچھلے شمارے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ پتہ:

www.hrcp-web.org

تعلیم

استاد کے مبینہ تشدد سے طالبعلم زخمی

خیبر یکم نومبر 2018ء کو لنڈی کوتل کے علاقہ پسد خیل میں گورنمنٹ ہائی سکول کے ٹیچر نے طالب علم پر مبینہ تشدد کیا، ضلع خیبر کی تحصیل لنڈی کوتل کے دور افتادہ سرحدی علاقہ پسد خیل ہائی سکول میں استاد کے مبینہ تشدد سے پہلی جماعت کا طالب علم سیف اللہ شدید زخمی ہوگیا، زخمی طالب علم کو طبی امداد فراہم کرنے کیلئے لنڈی کوتل ہسپتال منتقل کر دیا گیا، مقامی ذرائع کے مطابق کلاس کے دوران غیر متوجہ رہنے سے ٹیچر نے ان پر شدید تشدد کیا، مشران نے کہا کہ حکومت واقعہ میں ملوث استاد کے خلاف سخت کاروائی کرے، بصورت دیگر گورنمنٹ ہائی سکول پسد خیل کو غیر معینہ مدت کیلئے احتجاج کے طور پر بند کرینگے۔

(روزنامہ آج)

لاپتہ طالبعلم کی نعش برآمد

پشاور 29 اکتوبر 2018ء کو جمعہ کے روز یونیورسٹی روڈ سے لاپتہ ہونے والے اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور میں سافٹ ویئر انجینئرنگ کے طالبعلم فیض الرحمان کی لاش سردریاب سے برآمد ہوئی، درہ آدم خیل سے تعلق رکھنے والا 26 سالہ فیض الرحمان اسلامیہ کالج یونیورسٹی میں سافٹ ویئر انجینئرنگ میں تھرڈ سمسٹر کا ہونہار طالبعلم تھا، جمعہ کے روز پشاور میں یونیورسٹی روڈ پر ہاسٹل سے نکلنے کے بعد لاپتہ ہوگیا جس کی لاش 24 گھنٹوں بعد سردریاب سے برآمد ہوئی، لاش ملنے پر پولیس نے تھانہ پڑانگ میں مقدمہ درج کرلیا، جس پر پولیس نے لاش کی شناخت نہ ہونے پر امانتاً تدفین کردی اور طالبعلم کی شناخت کیلئے تصویر فیس بک پر جاری کردی، سوشل میڈیا پر تصویر آنے کے بعد اہلخانہ نے چارسدہ پولیس سے رابطہ کیا اور طالبعلم فیض الرحمان کی لاش وصول کی، تھانہ پڑانگ کی تفتیشی ٹیم کے انچارج نورالاسلام کے مطابق طالبعلم کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرایا گیا جس کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق فیض الرحمان کو انجکشن لگایا تھا، تفتیشی افسر کے مطابق طالبعلم فیض الرحمان کو ہاتھ پاؤں سے باندھ کر دریا میں پھینکا گیا تھا جس وقت پولیس کو لاش ملی تو اس وقت اس کے منہ پر کاٹن ٹیپ بھی لگی ہوئی تھی، فیض الرحمان کے والد عبدالرحمان ریٹائرڈ صوبیدار ہیں ان کے مطابق ان کی کسی سے دشمنی نہیں، انہوں نے کہا کہ اپنے بچے کو تعلیم کیلئے پشاور بھیجوایا تھا پہلے دو سمسٹر میں فیض الرحمان نے کافی اچھے نمبر لئے تھے، طالبعلم فیض الرحمان کی 8 ماہ قبل منگنی بھی ہوئی تھی، فیض الرحمان کے کزن سرفراز کے مطابق ہاسٹل وارڈن نے فیض الرحمان کے اہلخانہ کو بتایا کہ وہ جمعہ کے روز دن گیارہ بجے ہاسٹل سے روانہ ہوا اور کمرے کی چابی روم میٹ کیلئے چھوڑ گیا جس کے بعد دوستوں کا فیض الرحمان سے رابطہ نہ ہوا، اور شام کے وقت اس کے دونوں موبائل نمبرز بھی بند تھے، تفتیشی ٹیموں نے متوفی فیض الرحمان کے موبائل نمبرز کا ڈیٹا حاصل کرنے کیلئے بھی کام شروع کر دیا ہے، تاہم تین دن گزرنے کے باوجود بھی پولیس واقعہ میں ملوث کسی ملزم کو گرفتار نہیں کرسکی ہے، متوفی کے کزن سرفراز نے آئی جی خیبر پختونخوا سے فیض الرحمان کے قاتلوں کی فی الفور گرفتاری کا مطالبہ کیا ہے۔

(روزنامہ آج)

محکمہ تعلیم کا افسر قتل

بونیر 3 نومبر 2018ء کو نامعلوم افراد کی اندھا دھند فائرنگ سے محکمہ تعلیم بونیر کا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر اسٹیبلشمنٹ امان الملک شاہ جاں بحق ہوگیا، محکمہ تعلیم بونیر کا اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر امان الملک شاہ اپنے گاؤں موضع کلپانی میں مین شاہراہ پر واقع ایک دکان پر اپنے موبائل فون میں بیلنس ڈالنے کیلئے گئے تھے کہ وہاں ان پر نامعلوم افراد نے فائرنگ کردی جس سے وہ شدید زخمی ہوگئے، انھیں فوری طور پر ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال ڈگر پہنچا دیا گیا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ مقتول کے بھائی بخت شاہی روم شاہ نے پولیس کو دی گئی ابتدائی رپورٹ میں کسی کے خلاف دعویداری نہیں کی ہے، ان کا کہنا ہے کہ ہم پتہ لگا رہے ہیں کہ ہمارے بھائی کو کس نے قتل کیا، ملزمان کا پتہ لگ جانے کے بعد دعویداری کریں گے، سردست انہوں نے ابتدائی رپورٹ میں نامعلوم ملزمان کا ذکر کیا ہے، تھانہ گاگرہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

طالبعلم جنسی زیادتی کا شکار

مردان کاٹلنگ میں ساتویں جماعت کا طالب علم جنسی زیادتی کا شکار، ملزم نے اقرار جرم کرلیا، زوہیب ولد اسماعیل ساکن غازی بابا ساتویں جماعت کا طالبعلم اپنے سکول استاد کے والد کی فاتحہ خوانی کیلئے متہ آیا تھا، واپسی پر ڈاٹسن ڈرائیور نورولی شاہ ولد محمد اکبر ساکن الونے گاڑی میں بٹھا کر بدرلے گیا اور زبردستی بدفعلی کرڈالی، متاثرہ لڑکے نے پولیس تھانہ کاٹلنگ میں رپورٹ درج کرادی، پولیس نے ڈرائیور کو گرفتار کرلیا جس نے اقرار جرم کرلیا۔

(روزنامہ آج)

طالب علم پر استاد کا وحشیانہ تشدد

پشاور 30 اکتوبر 2018ء کو پشاور کے ایک نجی سکول میں مبینہ طور پر استاد نے دوسری جماعت کے طالب علم کو تشدد کا نشانہ بنا ڈالا جس کے باعث اس کا سپائنل کاٹ متاثر ہوا جبکہ ڈاکٹروں نے بچے کے میڈیکل رپورٹ میں تشدد کے الزام کو رد کرتے ہوئے بچے کو ہڈیوں کی ٹی بی کا مریض قرار دے دیا، تھانہ خزانہ پولیس کے مطابق گزشتہ دنوں ایک خاتون لیڈی ہیلتھ ورکر مسماۃ گلزار زوجہ امجد سکنہ خزانہ نے تھانے آکر درخواست کی تھی کہ اس کا بیٹا 11 سالہ ماجد نجی سکول میں دوسر جماعت کا طالب علم ہے جسے معمولی غلطی پر استاد عدنان نے تشدد کا نشانہ بنایا، پولیس نے خاتون کی درخواست پر روزنامچہ رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔

(روزنامہ آج)

طالب علم کا تشدد کے خلاف مظاہرہ

دیر اپر 27 اکتوبر 2018ء کو گورنمنٹ پرائمری سکول جاپر کے ٹیچر اور طالب علم پر تشدد کے خلاف تھانہ واڑی کے سامنے طلباء اور اساتذہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا، ملزمان کے خلاف کاروائی کی یقین دہانی پر مظاہرین پرامن طور پر منتشر ہوگئے، گزشتہ روز تحصیل واڑی کے لاقہ جاپر میں پرائمری سکول میں کمرے کی تعمیر پر نعمت اللہ وغیرہ نے سکول میں آکر ٹیچر محمد انور پر تشدد کیا اس دوران چوتھی جماعت کا طالب علم فرہاد بھی پتھر لگنے سے زخمی ہوگیا جس کے خلاف اساتذہ اور طلباء نے مارچ کیا۔ (روزنامہ آج)

صحت

ہسپتال عملہ گندا پانی پینے سے خود بیمار پڑ گیا

پشاور دیر بالا کے ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال کا عملہ گندا اور مضر صحت پانی کے استعمال سے خود بیمار پڑ گیا، فی میل نرسوں کی اکثریت یرقان اور ٹائیفائیڈ مرض کا شکار ہوگئی، دیر ہسپتال کے قریب چشمے کا پانی استعمال کرنے سے وہ بیمار ہوگئیں، نرسز کے مطابق ہسپتال کے نزدیک چشمہ اور ہسپتال کے اندر کنویں کے پانی کو پشاور کے ایک لیبارٹری سے ٹیسٹ کیا گیا جو زہریلا ثابت ہوا اس کے علاوہ ہسپتال کے اندر استعمال ہونے والا پانی بھی گندا اور مضر صحت ہے، دیر میں اس وقت یرقان اور ٹائی فائیڈ، قے دست اور یرقان کی بیماری میں روز بروز اضافہ ہوتا جا رہا ہے، دیر بالا کے واحد ضلعی ہیڈ کوارٹرز ہسپتال دیر قے، دست، یرقان اور ٹائیفائیڈ کیک درجنوں مریض آ رہے ہیں، ہسپتال کے اندر ایک فلاحی تنظیم نے پانی کے فلٹریشن پلانٹ بنوایا ہے جو کہ کئی سالوں سے بند پڑا ہے، مریضوں نے صوبائی حکومت سے دیر ہسپتال کو صاف پانی مہیا کرنے کا مطالبہ کر دیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پانی کی شدید قلت

خیبر ملاگوری لوڑہ مینہ میں پانی کی شدید قلت، عوام پیسوں کے عوض پانی خریدنے پر مجبور ہیں، یہ بات جماعت اسلامی ملاگوری کے ناظم وسماجی کارکن صوبیدار (ر) سبز علی ملاگوری نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کہی، انہوں نے کہا ہے کہ علاقے کی آبادی بیس ہزار سے زائد نفوس پر مشتمل ہے، مگر علاقے کے لوگوں کو پانی کے حصول میں شدید مشکلات کا سامنا ہے، مقامی لوگ دور دراز علاقوں سے پانی لانے پر مجبور ہیں جبکہ بعض لوگ پیسوں کے عوض پانی خرید رہے ہیں، پانی کی قلت کی وجہ سے عورتوں، بچوں کو سخت مشکلات درپیش ہیں، انہوں نے کہا کہ مقامی عورتیں اور بچے دن بھر پانی کے حصول کیلئے کئی میل دور چشموں اور کنوؤں کا رخ کرتے ہیں، مقامی لوگوں نے گورنر خیبر پختونخوا، پولیٹیکل ایجنٹ خیبر ایجنسی، مقامی پارلیمنٹیرینز سمیت دیگر حکام بالا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس سلسلے میں ٹھوس اقدامات اٹھائیں۔

(روزنامہ ایکسپریس)

بنیادی سہولیات مہیا کی جائیں

ٹانک 3 نومبر 2018ء کو جنوبی وزیرستان کا سینکڑوں گھرانوں پر مشتمل علاقہ زنگاڑہ شابی خیل زندگی کی بنیادی سہولیات سے محروم، آپریشن راہ نجات میں تباہ حال مکانات کا سروے تا حال شروع نہ ہو سکا، قبائلی عوام کا کوئی پرسان حال نہیں، اعلیٰ حکام سے فوری نوٹس لینے کا مطالبہ، جنوبی وزیرستان کا دور دراز علاقہ زنگاڑہ شابی خیل درجنوں دیہاتوں زردانہ سپینہ میلہ تنگائے، لچکائے، پامانہ، ورزیکی، تنگی پٹوتائے، شارکائے، زنگاڑائے پر محیط علاقہ ہے جو پینے کے صاف پانی، صحت، مواصلات اور بجلی کے نظام سے محروم ہے، سکولوں کی موجودگی کے باوجود اساتذہ ڈیوٹی دینے سے گریزاں ہیں، مال مویشیوں کیلئے بنائی گئی ڈسپنسریاں ویران پڑی ہیں، قبائلی عمائدین جاوید شابی خیل، ملک گل شاہ عالم، ملک رسول مرجان، ملک خالد خان، عارف محسود و دیگر نے کہا کہ آپریشن راہ نجات کے دوران علاقہ کے سینکڑوں گھرانوں کو واپسی پر ان کے تباہ حال مکانات اپنا رونا آپ رو رہے تھے، انہوں نے کہا کہ دیگر علاقوں کا تو سروے شروع کر دیا۔

(روزنامہ مشرق)

بیمار بچے کیلئے سٹریچر نہ مل سکا

پشاور پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں انوکھا واقعہ، خاتون بیمار بچے کو سٹریچر کی بجائے ٹوکری میں ڈال کر لے آئی جس کی وجہ سے ہسپتال میں آئے ہوئے افراد کیلئے یہ صورتحال دلچسپ تماشا بن گیا، جبکہ بیمار بچے کو ٹوکری میں لانے والی خاتون کی صورتحال کو دیکھنے کے باوجود ہسپتال عملے کی جانب سے کوئی سٹریچر فراہم نہ کیا جا سکا، خاتون کے اپنے بیمار بچے کو ٹوکری میں گھمانے پر بعض افراد نے وڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر بھی جاری کر دی۔ بیمار مریضوں کیلئے ویل چیئرز، سٹریچر و دیگر ضروریات ہسپتال کے اندر داخل ہونے کے فوری بعد میسر ہوتی ہیں لیکن خاتون کو پورے ہسپتال میں ایسی کسی سروس سے واسطہ نہیں پڑا۔ ہسپتال آنے والے مریضوں کو اب بھی فوری طور پر ویل چیئرز اور سٹریچر کی فراہمی شدید مسئلہ ہے جبکہ دلچسپ امر یہ بھی ہے کہ مذکورہ خاتون کو ہسپتال میں تعینات نہ تو کسی سکیورٹی اہلکار نے روکا اور نہ ہی اس کے مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی گئی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

گونگے بہرے طلبہ کیلئے بس سروس بند

پشاور صوبائی حکومت کی جانب سے گورنمنٹ سکول برائے گونگے، بہرے نشتر آباد کو فیول فنڈ کی بندش کی وجہ سے معذور طالب علم پیدل سکول آنے جانے پر مجبور ہیں، معذور بچوں کو گھر تک پک اینڈ ڈراپ دینے والی سکول بسیں انتظامیہ کی جانب سے پٹرول نہ ملنے پر کھڑی ہیں جس کی وجہ سے بچے پیدل آنے جانے پر مجبور ہیں، بچوں کے والدین نے میڈیا کو بتایا کہ سکول میں دو بسیں بچوں کو لیجانے کیلئے مختص ہیں جس میں ایک بس خراب ہے جبکہ دوسری بس پٹرول نہ ہونے پر کھڑی کر دی گئی ہے جس کی وجہ سے انتہائی مشکلات کا سامنا ہے، صوبائی حکومت اور سکول انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ جلد از جلد مسئلے کو حل کیا جائے، بصورت دیگر جی ٹی روڈ پر بھرپور احتجاج کیا جائے گا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

محکمہ جنگلات کے عارضی ملازمین کی تنخواہیں بند

سوات 5 نومبر کو محکمہ فارسٹ میں 3 سال سے فرائض انجام دینے والے ملازمین کی تنخواہیں ایک سال سے بند ہیں جس کی وجہ سے وہ پریشانی میں مبتلا ہیں، متاثرہ ملازمین نے تنخواہیں ادا نہ کرنے کی صورت میں احتجاج کا اعلان کر دیا، کئی سال سے فرائض کی احسن طریقے سے ادائیگی کے ساتھ ساتھ جنگلات کی کٹائی روکنے اور جنگلات کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے دن رات محنت کی، سال رواں کے پہلے مہینے کی تنخواہ ملی اور اس کے بعد تنخواہیں بند ہوگئیں، مسئلہ کے حل کیلئے حکام سے ملاقاتیں کیں مگر کوئی شنوائی نہ ہو سکی، اس حوالے سے مٹہ، میاندم، مرغزار، جامبیل، کوکاری، ملم جبہ اور سوات کے دیگر علاقوں سے تعلق رکھنے والے نیک زادہ، علی اکبر، فرمان علی اور جہانگیر نے دیگر ساتھیوں کے ہمراہ سوات پریس کلب میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ وہ تین سال سے محکمہ فارسٹ میں کنٹیکٹ بنیاد پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جس کی انہیں پندرہ ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ملتی تھی اگرچہ یہ تنخواہ انتہائی کم ہے مگر اس کے باوجود بھی ہم نے فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی غفلت نہیں برتی مگر افسوس کہ گزشتہ کئی ماہ سے ہماری تنخواہیں بند ہیں جس کے سبب ہمیں شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہد حق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق 26 اگست سے 17 دسمبر تک کے دوران ملک بھر میں 115 افراد نے خودکشی کی۔ خودکشی کرنے والوں میں 50 خواتین شامل تھیں۔ اسی عرصہ کے دوران 97 افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنھیں بروقت طبی امداد دے کر بچا لیا گیا۔ اقدام خودکشی کرنے والوں میں 43 خواتین شامل ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں 60 افراد نے گھریلو جھگڑوں و مسائل سے تنگ آ کر اور 3 نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہو کر خودکشی کی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26اگست	محمد افضل	مرد	27برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	مدینہ ٹاؤن، فیصل آباد	۔	نوائے وقت
26اگست	۔	خاتون	۔	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	عیسیٰ خیل	۔	نوائے وقت
26اگست	اعجاز	مرد	32برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ساہیوال	۔	نوائے وقت
26اگست	فہیم	مرد	33برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	نیو پاکپتن	۔	نوائے وقت
26اگست	سکینہ	خاتون	20برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	داوڑہ بالا	۔	نوائے وقت
26اگست	محمد خلیل	مرد	۔	۔	ذہنی معذوری	نہر میں کود کر	کلورکوٹ، پاکپتن	۔	نوائے وقت
26اگست	مقصوداں بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	گوجرانوالہ	۔	نوائے وقت
26اگست	زاہدہ بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	تاج پورہ، لاہور	۔	نوائے وقت
26اگست	علی رضا	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	۔	نوائے وقت
26اگست	حسنین	مرد	16برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	گلبرگ نمبر 2، پشاور	درج	آج
26اگست	عثمان علی	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	تیمر گرہ۔ پشاور	۔	ایکسپریس
26اگست	شازیہ	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخوران	4k ڈویژن شبستان چوک، گوجرانوالہ	۔	نوائے وقت
26اگست	ثاقب	مرد	۔	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرانوالہ	۔	نوائے وقت
26اگست	علی رضا	مرد	۔	۔	۔	زہرخورانی	فیصل آباد	۔	نوائے وقت
26اگست	شمیم اختر	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرانوالہ	۔	ایکسپریس
26اگست	صائمہ بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیروزوالہ	۔	ایکسپریس
26اگست	رخسانہ بی بی	خاتون	22برس	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	۔	۔	ایکسپریس
26اگست	مقصوداں	خاتون	20برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	حویلی لکھا	۔	ایکسپریس
26اگست	بلال	مرد	۔	۔	۔	خود کو جلا کر	لاہور	۔	دی نیشن
26اگست	زاہدہ	خاتون	38برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	تاج پورہ، گوجرانوالہ	۔	ایکسپریس
27اگست	وقار	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	شالیمار ٹاؤن، کاہنہ	۔	جنگ
27اگست	فاروق	مرد	45برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	خود کو گولی مار کر	نہر گاہ لواری، دیر بالا	درج	آج
27اگست	نسیماں بی بی	خاتون	15برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یار خان	۔	ایکسپریس
27اگست	اعجاز	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخزرانی	فیصل آباد	۔	نوائے وقت
27اگست	چوہدری خلیل	مرد	55برس	شادی شدہ	۔	نہر میں کود کر	۔	۔	نوائے وقت
27اگست	رانا تنزیل	مرد	۔	۔	۔	نہر میں کود کر	چشمہ جہلم لنک کینال، آدھوکوٹ	۔	نوائے وقت
28اگست	محمد فاروق	مرد	50برس	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	لیاری، کراچی	۔	امت
28اگست	واحد خان	مرد	۔	۔	۔	۔	چکدرہ، پشاور	۔	آج
28اگست	عادل خان	مرد	۔	۔	۔	۔	چکدرہ، پشاور	۔	آج
28اگست	حفصہ بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	۔	خود کو گولی مار کر	بنوں	۔	آج
28اگست	سفینہ بی بی	خاتون	۔	غیر شادی شدہ	۔	پھندا لے کر	چترال	۔	ایکسپریس
28اگست	مسماۃ (و)	عورت	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	آشاڑے مٹہ، سوات	درج	آج

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
28 اگست	امتیاز	مرد	30 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	سحرش نگر، حیدر آباد	ـ	دنیا
28 اگست	مہتاب	خاتون	28 برس	غیر شادی شدہ	ـ	ـ	سحرش نگر، حیدر آباد	ـ	دنیا
28 اگست	محمد رمضان	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	ـ	دنیا
28 اگست	علی شیر	مرد	25 برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	سیٹلائٹ ٹاؤن، چنیوٹ	ـ	دنیا
28 اگست	شہناز ملاح	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	نہر میں کود کر	علی پور، ٹنڈو محمد خان	ـ	دنیا
28 اگست	محمد فاروق	مرد	50 برس	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	لیاری، کراچی	ـ	دنیا
28 اگست	عابدہ	خاتون	17 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	کوٹ شکر جھنگ، فیصل آباد	ـ	نئی بات
28 اگست	خیر محمد	مرد	58 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	خیر پور	ـ	ڈان
28 اگست	راحیلہ	خاتون	32 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	خیر پور	ـ	ڈان
28 اگست	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	قصور	ـ	جنگ
28 اگست	انم شفیق	خاتون	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	ملتان	ـ	جنگ
28 اگست	سلیم بی بی	خاتون	35 برس	ـ	بیماری سے دلبرداشتہ ہو کر	نہر میں کود کر	رحیم یار خان	ـ	جنگ
28 اگست	مقدس نواز	خاتون	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	قصور	ـ	جنگ
29 اگست	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	پشاور	ـ	نوائے وقت
29 اگست	شاہ فیصل	مرد	27 برس	شادی شدہ	ـ	خود کو گولی مار کر	شیخ مل خیل، لنڈی کوتل، خیبر	درج	آج
29 اگست	سفینہ بی بی	خاتون	23 برس	غیر شادی شدہ	ـ	پھندا لے کر	چترال	ـ	دی نیشن
29 اگست	ایمان	خاتون	ـ	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	ٹرین تلے کود کر	اسلام آباد	ـ	دنیا
29 اگست	ہارون	مرد	ـ	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	ٹرین تلے کود کر	اسلام آباد	ـ	دنیا
29 اگست	ـ	خاتون	20 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	گوجرہ	ـ	دنیا
29 اگست	رابعہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	صادق آباد	ـ	دنیا
29 اگست	سکینہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رائیونڈ، لاہور	ـ	دنیا
29 اگست	انور بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	پاکپتن	ـ	دی نیوز
29 اگست	عمران	مرد	16 برس	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	ساہیوال	ـ	نوائے وقت
29 اگست	شان	مرد	18 برس	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	نواحی چک 96 ڈی کے، ساہیوال	ـ	نوائے وقت
29 اگست	علی رضا	مرد	20 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	وزیر آباد	ـ	نوائے وقت
29 اگست	ارسلان	مرد	21 برس	غیر شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہر خورانی	علی پور چٹھہ	ـ	نوائے وقت
29 اگست	علی حسن	مرد	21 برس	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	ـ	ـ	نوائے وقت
29 اگست	انوار بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	زہر خورانی	پاکپتن	ـ	نوائے وقت
30 اگست	زوجہ عبداللہ	عورت	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	زہر خورانی	آزاد بانڈہ، مٹہ، سوات	درج	ایکسپریس
30 اگست	روبینہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	لاہور روڈ، چٹھہ گاؤں	ـ	جنگ
30 اگست	ـ	خاتون	ـ	ـ	ـ	دریا میں کود کر	ڈیرہ اسماعیل خان	ـ	جنگ
31 اگست	نبیلہ	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
31 اگست	محمد مومن	مرد	25 برس	ـ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	خود کو گولی مار کر	ساہیوال	ـ	نوائے وقت
31 اگست	محمد شاہد	مرد	ـ	ـ	غربت سے دلبرداشتہ ہو کر	پھندا لے کر	حاصل پور	ـ	نوائے وقت
یکم ستمبر	امجد خان	مرد	26 برس	ـ	ـ	خود کو گولی مار کر	اسماعیل خیل، غوریوالہ، بنوں	درج	آج
2 ستمبر	عصمت اللہ	مرد	ـ	شادی شدہ	ذہنی معذوری	خود کو آگ لگا کر	گاؤں بکر آباد، چترال شہر، چترال	درج	آج

تاریخ	نام		جنس	وجہ		کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/
2ستمبر	کفیل	مرد	17برس	غیر شادی شدہ	ـ	خودکوگولی مارکر	گدوم آمازئی،صوابی	درج	آج
3ستمبر	عرفان بلوچ	مرد	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	خودکوگولی مارکر	نیوروڈپروآ،ڈی آئی خان	درج	آج
5ستمبر	جنید	مرد	ـ	ـ	ـ	خودکوگولی مارکر	سیدوشریف،سوات	درج	آج
7ستمبر	ہارون	مرد	23برس	غیر شادی شدہ	شادی کانیافرنیچر نہ ہونے پر	خودکوگولی مارکر	ارباب روڈ،تہکال،پشاور	درج	ایکسپریس
11ستمبر	سلمان بنگش	مرد	ـ	غیر شادی شدہ	ـ	پھندالے کر	پہاڑی پورہ،پشاور	درج	آج
13ستمبر	وارث	مرد	14برس	غیر شادی شدہ	ـ	پھندالے کر	مندھراں کلاں،ڈی آئی خان	درج	آج
13ستمبر	عاصم	مرد	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	پشاو	ـ	آج
13ستمبر	صفدر	مرد	ـ	ـ	ذہنی معذوری	زہرخورانی	چھانگامانگا	ـ	جنگ
13ستمبر	محمدنوید	مرد	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	گاڑی تلے آ کر	گوجرہ	ـ	جنگ
13ستمبر	امانت علی	مرد	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شیخوپورہ	ـ	نوائے وقت
14ستمبر	ساجد	مرد	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
14ستمبر	داؤدخان	مرد	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
14ستمبر	جویریہ	خاتون	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	بلال پور،فیصل آباد	ـ	دی نیوز
14ستمبر	نجمہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	نوائے وقت
14ستمبر	ـ	مرد	21برس	ـ	گھریلوجھگڑا	خودکوگولی مارکر	قصور	ـ	ڈان
15ستمبر	شائستہ علی	خاتون	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	پھندالے کر	لاہور	ـ	دی نیوز
15ستمبر	بشراں بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	بوریوالہ	ـ	ایکسپریس
15ستمبر	نعمان افضل	مرد	18برس	ـ	ـ	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
15ستمبر	حیدر	مرد	25برس	ـ	ـ	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
15ستمبر	محمداحمد	مرد	20برس	غیر شادی شدہ	ـ	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
15ستمبر	صدرالدین	مرد	40برس	ـ	ـ	نہر میں کودکر	چترال	ـ	آج
15ستمبر	بشریٰ	خاتون	20برس	ـ	ـ	زہرخورانی	ساہیوال	ـ	نوائے وقت
15ستمبر	آمنہ	خاتون	24برس	ـ	ـ	زہرخورانی	ساہیوال	ـ	نوائے وقت
15ستمبر	بشراں	خاتون	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	ساہیوال	ـ	نوائے وقت
15ستمبر	عدیل	مرد	16برس	ـ	گھریلوجھگڑا	خودکوگولی مارکر	قصور	ـ	نوائے وقت
15ستمبر	روبینہ کوثر	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالے کر	ملکاں والی	ـ	نوائے وقت
15ستمبر	مسماۃ (گ)	عورت	ـ	ـ	ـ	خودکوگولی مارکر	چوکندے اتمانزئی،چارسدہ	درج	ایکسپریس
16ستمبر	فرمان	مرد	25برس	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالے کر	محبونہ ڈھیری،اخون آباد،پشاور	درج	آج
16ستمبر	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	ـ	زہرخورانی	شادباغ،لاہور	ـ	ایکسپریس
16ستمبر	نسیم	خاتون	ـ	ـ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	پھندالے کر	تاندلیانوالہ	ـ	دنیا
16ستمبر	زارابی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلوجھگڑا	پھندالے کر	حافظ آباد	ـ	ایکسپریس
17ستمبر	سیدحذیفہ باچا	مرد	ـ	غیر شادی شدہ	یونیورسٹی فیس ادانہ کرنے پر	زہرخورانی	عبدالولی خان یونیورسٹی،مردان	درج	ایکسپریس
18ستمبر	احسان	مرد	ـ	ـ	ـ	خودکوگولی مارکر	جمرودغنڈی،خیبر	درج	آج
19ستمبر	طاہر	مرد	30برس	ـ	گھریلوجھگڑا	پھندالے کر	حافظ آباد	ـ	ایکسپریس
20اکتوبر	عبداللہ	مرد	33برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	خودکوگولی مارکر	لتمبر ضلع کرک	درج	ایکسپریس
20اکتوبر	محمداعوان	مرد	ـ	ـ	گھریلوجھگڑا	نہر میں کودکر	گگومنڈی	ـ	ایکسپریس

تاریخ	نام	جنس			وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/
20اکتوبر	ـ	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	اوکاڑہ	ـ	ایکسپریس
20اکتوبر	مولچند	مرد	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	رسول آباد	ـ	ایکسپریس
21ستمبر	قیوم خان	مرد	15برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کندہ نجی خیل، کرک	درج	آج
22ستمبر	نعمت اللہ	مرد	16برس	غیرشادی شدہ	زندگی سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکوگولی مارکر	کڑی خیسورواندہ اخروٹ، ڈی آئی خان	درج	ایکسپریس
23ستمبر	عمران جاوید	مرد	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	آفریدی آباد، پھندو، پشاور	درج	آج
23ستمبر	ریاض	مرد	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	سخی کلہ، آدمزئی، لکی مروت	درج	آج
25ستمبر	ساہومیگھوار	خاتون	15برس	ـ	ذہنی معذوری	نہرمیں کودکر	مٹھی	ـ	ڈان
25ستمبر	علی	مرد	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	حجرہ شاہ مقیم	ـ	جنگ
25ستمبر	منزہ	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرانوالہ	ـ	ڈیلی ٹائمز
25ستمبر	تونسہ شریف	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرانوالہ	ـ	دنیا
25ستمبر	حنیف	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	فیصل آباد	ـ	دی نیوز

اقدام خودکشی:

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26اگست	کامران	مرد	35برس	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	دریامیں کودکر	بادامی باغ، لاہور	ـ	نوائے وقت
27اگست	نیازحسین	مرد	45برس	ـ	ـ	ـ	خانہ بیلہ	ـ	جنگ
28اگست	ـ	مرد	ـ	ـ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	خودکوگولی مارکر	ڈیرہ اسماعیل خان	ـ	ایکسپریس
28اگست	محمد فاروق	مرد	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	لیاری، کراچی	ـ	امت
28اگست	عادل خان	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	چکدرہ، پشاور	ـ	آج
28اگست	واحد خان	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	چکدرہ، پشاور	ـ	آج
28اگست	ـ	خاتون	18برس	ـ	ـ	زہرخورانی	چکدرہ، پشاور	ـ	آج
28اگست	کامران	مرد	35برس	ـ	معاشی حالات سے دلبرداشتہ	دریامیں کودکر	بادامی باغ، لاہور	ـ	دی نیوز
28اگست	شفیق	مرد	ـ	ـ	ـ	خودکوزخمی کرکرے	فیکٹری ایریا، کراچی	ـ	دنیا
28اگست	فاروق احمد	مرد	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	سرگودھا	ـ	دنیا
29اگست	شہناز بی بی	خاتون	33برس	ـ	ـ	ـ	لیاقت پور	ـ	دنیا
29اگست	ملکاں مائی	خاتون	40برس	ـ	ـ	ـ	کوٹلہ حیات	ـ	دنیا
29اگست	میاں جی	مرد	18برس	ـ	ـ	ـ	خان پور	ـ	دنیا
30اگست	احسن	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	دنیا
31اگست	محمد آصف	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چشتیاں	ـ	جنگ
31اگست	محمد عابد	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چشتیاں	ـ	جنگ
31اگست	شازیہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چشتیاں	ـ	جنگ
31اگست	ناصر	مرد	45برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ٹھٹی، شاہپور	ـ	نوائے وقت
31اگست	عثمان	مرد	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلہ ورزیاں، ڈنگہ	ـ	نوائے وقت
31اگست	آصف	ـ	مرد	25برس	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	منگل ساہداں، مریدکے	ـ	جنگ
31اگست	حمید	مرد	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کشمور، سندھ	ـ	جنگ
رضیہ بی بی	خاتون	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خیابان کالونی، چشتیاں	ـ	جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
31اگست	محمد شاہد	مرد	ـ	ـ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	پھندالے کر	بستی چھوان، حاصل پور	ـ	جنگ
31اگست	وحید بانو	خاتون	25برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	خانیوال	ـ	جنگ
یکم ستمبر	ـ	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پاکپتن	ـ	دی نیوز
2ستمبر	جنید صدیقی	مرد	55برس	ـ	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	پھندالے کر	ڈیفنس، کراچی	ـ	ڈان
2ستمبر	ـ	مرد	ـ	ـ	ـ	بس تلے آکر	سبزی منڈی، ملتان	ـ	جنگ
2ستمبر	انعم نوید	خاتون	ـ	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	لاہور	ـ	نئی بات
2ستمبر	نازمین	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
2ستمبر	فرزانہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
2ستمبر	ریحانہ	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	دی نیوز
2ستمبر	صائمہ	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شاہ جمال، لاہور	ـ	نوائے وقت
3ستمبر	حنیف	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	حنیف آباد، فیض آباد	ـ	نوائے وقت
3ستمبر	حیدر علی	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	نوائے وقت
3ستمبر	ابوبکر	مرد	15برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	نوائے وقت
3ستمبر	غلام عباس	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یار خان	ـ	دنیا
3ستمبر	اقراء بی بی	خاتون	20برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خانپور	ـ	دنیا
3ستمبر	ریحانہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خانپور	ـ	دنیا
3ستمبر	اسماء بی بی	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	ـ	ـ	ترنڈہ سوائے محمد	ـ	دنیا
3ستمبر	شازیہ بی بی	خاتون	40برس	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	دنیا
3ستمبر	آزاد علی	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	میرپور ماتھیلو	ـ	دنیا
3ستمبر	ولی محمد	مرد	50برس	ـ	ـ	ـ	صادق آباد	ـ	دنیا
3ستمبر	عالیہ	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	جناح پارک	ـ	دنیا
3ستمبر	مجاہد علی	مرد	15برس	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	دنیا
3ستمبر	آصف	مرد	ـ	شادی شدہ	ـ	خودکوجلاکر	فیروزوالہ	ـ	دنیا
3ستمبر	صائمہ	خاتون	21برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سمندری، فیصل آباد	ـ	نوائے وقت
3ستمبر	یاسمین	خاتون	ـ	ـ	ـ	زہرخورانی	اوکاڑہ	ـ	ایکسپریس
3ستمبر	عالم شیر	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	گاؤں 72ڈی، پاکپتن	ـ	دنیا
3ستمبر	راناوقاص	مرد	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کبیروالا	ـ	ایکسپریس
3ستمبر	سلمٰی	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کراچی	ـ	نیشن
4ستمبر	ہاجراں	خاتون	28برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چنیوٹ	ـ	نوائے وقت
4ستمبر	شرافت علی	مرد	23برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	علی ٹاؤن	ـ	نوائے وقت
4ستمبر	ـ	مرد	ـ	ـ	ذہنی پریشانی	خودکوگولی مارکر	کراچی	ـ	دی نیشن
4ستمبر	ـ	مرد	30برس	ـ	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	ٹرین تلے آکر	شیخوپورہ	ـ	جنگ
4ستمبر	عبدالرشید	مرد	55برس	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالے کر	ادھر دینہ	ـ	جنگ
4ستمبر	مہوش	خاتون	22برس	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	نوائے وقت
5ستمبر	فرزانہ بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	اوکاڑہ	ـ	جنگ
6ستمبر	ـ	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	ـ	فیصل آباد	ـ	نئی بات
6ستمبر	شکیل	مرد	35برس	ـ	ـ	پھندالے کر	لاہور	ـ	ایکسپریس
6ستمبر	محمد قاسم	مرد	ـ	ـ	ـ	پھندالے کر	چترال	ـ	دی نیوز
7ستمبر	اسحاق	مرد	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جھنگ	ـ	دی نیوز

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
7 ستمبر	ایوب	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	اوکاڑہ	-	دی نیوز
7 ستمبر	صاحبہ بی بی	خاتون	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
7 ستمبر	حلیمہ بی بی	خاتون	-	-	-	زہرخورانی	چنیوٹ	-	دی نیوز
7 ستمبر	دولت بی بی	خاتون	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
7 ستمبر	امام شاہ	مرد	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
7 ستمبر	نصرت بی بی	خاتون	25 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چک 219، فیصل آباد	-	ایکسپریس
8 ستمبر	صفیہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پنڈی بھٹیاں	-	ایکسپریس
8 ستمبر	سجاد	مرد	-	شادی شدہ	-	خود کو گولی مار کر	قرطبہ چوک، لاہو	-	مشرق
8 ستمبر	اکبر	مرد	35 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو گولی مار کر	اوکاڑہ	-	دی نیشن
9 ستمبر	شمائلہ	خاتون	45 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خوشاب	-	نئی بات
9 ستمبر	غلام قادر	مرد	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
9 ستمبر	شادی بی بی	خاتون	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
9 ستمبر	مظفر اقبال	مرد	18 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	قصور	-	جنگ
9 ستمبر	ساجد	مرد	18 برس	-	-	زہرخورانی	چھانگا مانگا	-	نوائے وقت
10 ستمبر	ناصر	مرد	25 برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	چنیوٹ	-	نئی بات
10 ستمبر	عبدالرحمان	مرد	44 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پاکپتن	-	ایکسپریس
10 ستمبر	اسد	مرد	-	-	-	خود کو جلا کر	گوجرانوالہ	-	دی نیوز
10 ستمبر	نسیم بی بی	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ٹوبہ ٹیک سنگھ	-	دی نیوز
10 ستمبر	سجاول علی	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	قلعہ کالروالا	-	جنگ
10 ستمبر	احمد	خاتون	-	شادی شدہ	-	نہر میں کود کر	چترال	-	جنگ
11 ستمبر	امتیاز	مرد	30 برس	-	-	زہرخورانی	ہربنس پورہ، لاہور	-	ایکسپریس
11 ستمبر	ریشمہ کولہی	خاتون	-	-	غربت سے دلبرداشتہ ہو کر	پھندا لے کر	مٹھی	-	ڈان
11 ستمبر	ثمینہ بی بی	خاتون	30 برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑوں سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ترنڈہ سوائے محمد	-	دنیا
12 ستمبر	ابرار	مرد	24 برس	-		پھندا لے کر	لاہور	-	نوائے وقت
12 ستمبر	نواز	مر	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شورکوٹ	-	پاکستان ٹوڈے
13 ستمبر	محمد عرفان	مرد	18 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑ	خود کو گولی مار کر	ننکانہ صاحب	-	جنگ
13 ستمبر	نعمان افضل	مرد	18 برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
13 ستمبر	محمد احمد	مرد	20 برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	جھنگ روڈ، فیصل آباد	-	دی نیوز
14 ستمبر	فوزیہ بی بی	خاتون	16 برس	غیر شادی شدہ	-	-	بہادر پور	-	دنیا
14 ستمبر	رخسانہ بی بی	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	راجن پور	-	دنیا
14 ستمبر	زینب بی بی	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خان بیلہ	-	دنیا
14 ستمبر	-	بچہ	12 برس	-	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	-	-	دنیا
16 ستمبر	شازیہ	خاتون	12 برس	غیر شادی شدہ	-	-	لیاقت پور	-	دنیا
16 ستمبر	شاہینہ	خاتون	-	-	-	-	بھونگ شریف	-	دنیا
16 ستمبر	سمیرا	خاتون	-	-	-	-	راجن پور کلاں	-	دنیا
16 ستمبر	رضیہ	خاتون	-	-	-	-	محمد پور	-	دنیا
16 ستمبر	عجب خان	مرد	-	-	-	-	خانپور	-	دنیا
16 ستمبر	طفیل	مرد	55 برس	-	-	-	خانپور	-	دنیا
17 ستمبر	فرزانہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خود کو آگ لگا کر	جھنگ	-	نئی بات

قانون نافذ کرنے والے ادارے

بارودی سرنگ کا دھماکہ،کیپٹن شہید

مہمند ایجنسی 7نومبر،کوقبائلی ضلع مہمند میں پاک افغان سرحدی علاقہ پشتو کنڈاؤ میں بارودی سرنگ دھماکہ میں مہمند رائفلز کے کیپٹن زرغام شہید جبکہ ایک سیکورٹی اہلکار زخمی ہوگیا۔ قبائلی ضلع مہمند میں حکام کے مطابق بدھ کی صبح تحصیل صافی کے پاک افغان سرحد کے قریب پشتو کنڈاؤ کے مقام پر بارودی سرنگ دھماکہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں مہمند رائفلز 205 ونگ مامدگٹ کے ڈسپوزل سکواڈ کے کیپٹن زرغام شہید جبکہ ایک سکیورٹی اہلکار ریحان زخمی ہوگئے جنہیں فوری طبی امداد کی غرض سے ہسپتال منتقل کردیا گیا ہے، شہید کیپٹن کی نماز جنازہ مہمند رائفلز مامدگٹ کیمپ تحصیل صافی میں ادا کی گئی۔ (روزنامہ آج)

ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ، 1 اہلکار شہید

شمالی وزیرستان 5نومبر 2018ء کوشمالی وزیرستان میں افغان سرحد کے قریب ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ ہوا ہے جس کے نتیجے میں 1 سکیورٹی اہلکار شہید جبکہ دوسرا زخمی ہوگیا، دھماکہ افغان سرحد کے قریب تنگ کلی میں اس وقت کیا گیا جب دونوں اہلکار افغان بارڈر کے قریب گشت کر رہے تھے، دھماکے کے نتیجے میں سکیورٹی اہلکار محمد طاہر شہید جبکہ لانس نائیک محمد خان زخمی ہوا، واقعہ کے بعد سکیورٹی فورسز نے علاقے کو گھیرے میں لیکر سرچ آپریشن شروع کردیا۔ (روزنامہ آج)

بارودی سرنگ کے دھماکے میں اہلکار شہید

مہمند ایجنسی 30اکتوبر 2018ء کوتحصیل صافی علی نگار میں بارودی سرنگ دھماکے میں خاصہ دار اہلکار شہید ہوگیا، قبائلی ضلع مہمند میں مقامی انتظامیہ کے مطابق تحصیل صافی کے علاقہ علی نگار شینو اری میں ایک مقامی خاصہ دار عیسیٰ خان پر پیر کے روز بارودی سرنگ کے دھماکہ کے نتیجے میں وہ شدید زخمی ہوگیا، انہیں فوری ناواگئی ہسپتال منتقل کردیا گیا جہاں پر وہ زخموں کی تاب نہ لاکر چل بسا، منگل کے روز ڈپٹی کمشنر محمد واصف سعید نے خاصہ دار میجر جان محمد سمیت تحصیل صافی علی نگار کا دورہ کر کے شہید خاصہ دار عیسیٰ خان کے گھر جا کر غمزدہ خاندان سے تعزیت کی اور نماز جنازہ میں شرکت کی۔ (روزنامہ آج)

نامعلوم افراد کا مقامی اخبار کے دفتر پر حملہ،صحافی پر تشدد

پشاور 5نومبر 2018ء کو پشاور میں مقامی اخبار کے رپورٹر کو نامعلوم افراد نے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے لہو لہان کردیا، حملہ آوروں کی تعداد 8 سے 10 تھی جن میں سے بعض مسلح اور نقاب پوش تھے جو واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے، چیف کیپٹل پولیس آفیسر پشاور قاضی جمیل الرحمان نے صحافی پر حملے کا نوٹس لیتے ہوئے ایس ایس پی آپریشنز جاوید اقبال کی سربراہی میں 4 رکنی کمیٹی تشکیل دیدی، واضح رہے کہ دو ہفتے قبل پشاور میں ایک اور مقامی صحافی کو بھی نامعلوم افراد نے تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے زخمی کیا تھا، پیر کے روز مقامی اخبار ''روزنامہ اخبار'' کا کرائم رپورٹر کامران گل اپنے دفتر واقع گلبہار میں موجود تھا کہ اس دوران 8 سے 10 نامعلوم افراد دفتر میں گھس گئے اور اسے وحشیانہ تشدد کا نشانہ بناتے ہوئے شدید زخمی کردیا۔

(روزنامہ آج/ایکسپریس)

خواجہ سراؤں نے تحفظ فراہم کرنے کا مطالبہ کردیا

پشاور خواجہ سراؤں کی صوبائی صدر فرزانہ جان نے چیف جسٹس پاکستان ثاقب نثار اور آئی جی پولیس خیبر پختونخوا سے مطالبہ کیا ہے کہ چٹکی نامی خواجہ سراء کو جان سے مارنے کی دھمکی دی جارہی ہے اور اس کی جان کو خطرہ ہے، حکومت اور پولیس چٹکی کو قانونی تحفظ فراہم کرکے انصاف فراہم کرے۔ پشاور پریس کلب میں چٹکی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ گزشتہ کئی سالوں سے خواجہ سراؤں کو بے دردی سے قتل کیا جارہا ہے لیکن خواجہ سراؤں کے قاتلوں کو کوئی سزا نہیں دی گئی، انہوں نے کہا کہ اس معاشرے کا حصہ ہونے کے ناطے ہمیں بھی دوسرے شہریوں کی طرح انصاف اور تحفظ فراہم کیا جائے، انہوں نے کہا کہ چٹکی کو بھی جان سے مارنے کی دھمکی دی جارہی ہے، چھ ماہ قبل بھی اس کی نام پر دوسری چٹکی خواجہ سراء کو بھی مارا گیا، انہوں نے کہا کہ وہ زبردستی چٹکی سے دوستی اور غیر اخلاقی تعلقات رکھنا چاہتے ہیں، انہوں نے آئی جی پولیس خیبر پختونخوا اور چیف جسٹس پاکستان سے انصاف کی اپیل کی ہے۔

(روزنامہ مشرق/ آج)

ٹریفک پولیس کا شہری پر تشدد

پشاور 3نومبر 2018ء کوانسپکٹر جنرل آف پولیس خیبر پختونخوا صلاح الدین محسود نے سوشل میڈیا پر جاری ہونے والی ٹریفک پولیس کے ہاتھوں شہری پر تشدد کی ویڈیو کا نوٹس لیتے ہوئے سی سی پی او سے رپورٹ طلب کرلی ہے جبکہ دو رکنی تحقیقاتی کمیٹی بھی قائم کردی گئی ہے، ترجمان پشاور پولیس محمد الیاس کے مطابق لیاقت رضا نامی شخص نے ایئرپورٹ کے سامنے غلط جگہ پر گاڑی پارک کی تھی جس کو ٹریفک پولیس نے فورک لفٹر کے ذریعے اٹھانا چاہا، مذکورہ شخص بدتمیزی پر اتر آیا جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی تو آئی جی پی خیبر پختونخوا صلاح الدین محسود نے واقعہ کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے سی سی پی او قاضی جمیل الرحمٰن کو واقعہ کی تحقیقات کرنے اور واقعہ میں ملوث اہلکاروں کے خلاف کارروائی کا حکم دیتے ہوئے دو رکنی کمیٹی قائم کردی ہے۔

(روزنامہ آج)

قیدی کا اقدام خودکشی، سلاخوں سے زخمی

پشاور 2نومبر 2018ء کو سنٹرل جیل پشاور میں قیدی نے نامعلوم وجوہات کے بناء پر زندگی کا خاتمہ کرنے کی غرض سے اپنا سر جیل کی سلاخوں سے مار مار کر خود کو شدید زخمی کردیا، شرقی پولیس نے قیدی کے خلاف اقدام خودکشی کا مقدمہ درج کرلیا ہے، سپرنٹنڈنٹ جیل وقاص حسن نے شرقی پولیس کو بتایا کہ شبیر حسین نامہ شخص ان کے پاس جیل میں قیدی ہے جس نے گزشتہ روز نامعلوم وجہ پر اقدام خودکشی کرتے ہوئے اپنے سر جیل کی سلاخوں سے مار کر خود کو لہولہان کردیا، مجروح کو طبی امداد کیلئے ہسپتال پہنچا کر واقعہ کی رپورٹ درج کرلی گئی ہے۔

(روزنامہ آج)